Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ　　نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ　　وَعَلٰى عَبۡدِهِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 26

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

4 رشوال 1438 ہجری قمری　29 راحسان 1396 ہجری شمسی　29 رجون 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 23 رجون 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 1 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں
خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور
اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو یہی راہ نجات کی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اَے عزیزو تم تھوڑے دنوں کیلئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے، سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو، اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔ خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں، سو خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو۔ یہی راہ نجات کی ہے۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 70)

جس نے متواتر تین جمعہ جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے، اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے
اگر ایمان حقیقی ہو تو کبھی انسان دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے جمعوں کو قربان نہ کرے

رمضان میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے

رمضان کے بعد بھی ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم رکھنے والے ہوں تاکہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے سائے میں رہتے ہوئے اس کی پرورش کے فیض سے فیض پاتے رہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 رجون 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رمضان کا مبارک مہینہ آیا اور تیزی سے گزر بھی گیا۔ باوجود لمبے دنوں اور پھر گرمی بھی زیادہ ہونے کے جو لوگ مجھے ملے وہ یہی کہتے ہیں کہ اس دفعہ روزوں کا زیادہ احساس نہیں ہوا لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ روزے اس دفعہ غیر معمولی طور پر آسانی سے گذر گئے بلکہ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت ایام میں کیا حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ جو رمضان کے مہینہ میں ساتویں آسمان سے نچلے آسمان پے آ جاتا ہے اپنے بندوں کے قریب ہو کر ان کی دعائیں سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں روزہ رکھنے والوں کی خود جزا بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ان دنوں میں شیطان کو جکڑ دیتا ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور اس کی رحمتوں سے فیض اٹھانے کے لئے کیا کیا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے اور اس کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے، گزشتہ کوتاہیوں کو چھوڑنے کے لئے کیا عہد کئے ہیں اور کس حد تک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں۔ اگر ہم نے نمازوں میں باقاعدگی صرف رمضان کی وجہ سے اختیار کی ہے اور بعد میں ہم نے پھر سست ہو جانا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے جمعوں میں باقاعدگی صرف رمضان کے مہینے تک ہی رکھنی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا نہیں ہے۔ اگر ہم نے قرآن کریم کی تلاوت کو صرف رمضان کے لئے ہی ضروری سمجھا ہے اور بعد میں اس کی طرف توجہ نہیں دینی تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلنا نہیں ہے اگر ہم نے درود اور ذکر کو صرف رمضان تک ہی محدود رکھنا ہے تو صرف یہ بات تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ اگر ہم نے اپنے اخلاق اور دوسری نیکی کی باتوں کو صرف رمضان تک ہی مجبوری سمجھ کر کرنا ہے تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں چاہتا۔ رمضان تو آتا ہے ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجا لا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور پھر ہم عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے مستقل مزاجی کے ساتھ ان نیکیوں پر چلنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ کا حکم دیا ہے کہ نمازیں قائم کرو نمازوں کو وقت پر سنوار کر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حٰفِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰى یعنی تمام نمازوں اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو یہ حکم دیا ہے۔ اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ پانچ نمازیں فرض ہیں اس لئے پانچوں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے اور خاص طور پر درمیانی نماز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ صلوۃ الوسطی کا مطلب ہے درمیانی یا اہم نماز یعنی نماز کا ایسا وقت جب نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ ہر نماز ہی اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہے اور اہم ہے پھر صلوۃ الوسطی کو کیوں اہمیت دی ہے۔ اس لئے کہ بعض نمازوں کے اوقات میں انسان ذاتی یا دنیاوی خواہشات کو ترجیح دے رہا ہوتا ہے کسی کے لئے فجر کی نماز ادا کرنا مشکل ہے اس وقت اٹھ کر فجر پڑھنا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کرتا ہے وہ اہم نماز بن جاتی ہے۔ کسی کو اپنے کام اور کاروبار کی وجہ سے ظہر یا عصر کی نماز پڑھنا مشکل لگتا ہے اس کے لئے اس نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ گویا کہ جہاں مجاہدہ کر کے کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف انسان آئے اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بھی قدر کرتے

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ①

ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت اور عورتوں کے حقوق

قارئین کو اچھی طرح علم ہے کہ تقریباً ایک سال سے تین طلاق کو لیکر ملک میں گھمسان مچا ہوا ہے۔ طرح طرح کے بیانات آرہے ہیں۔ ٹی وی پر بحث ومباحثہ کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ایسے میں بہتوں کے دل میں، جو زیادہ دینی علم نہیں رکھتے، یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر تین طلاق کے بارے میں صحیح اسلامی نظریہ کیا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں یکبارگی تین طلاق کی کیا حیثیت ہے؟

قبل اس کے کہ تین طلاق پر ہم جماعت احمدیہ کا مؤقف پیش کریں یعنی یہ بتائیں کہ صحیح اسلامی نظریہ قرآن و حدیث کی رُو سے اس تعلق میں کیا ہے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کو لیکر پورے ملک میں جو ماحول بنا ہوا ہے اس کے بارہ میں مختصراً کچھ عرض کردیں۔

واضح ہو کہ تین طلاق کے کئی معاملات سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔ جے پور کی آفرین رحمٰن، کاشی پور ضلع ادھم نگر اُتراکھنڈ کی سائرہ بانو، رام پور یوپی کی گلشن پروین، بہار کی عشرت جہاں اور سہارنپور یوپی کی عطیہ صابری وغیرہ نے تین طلاق کے خلاف سپریم کورٹ میں پٹیشن دائر کی ہوئی ہے۔ معاملے کی شروعات گزشتہ سال تب ہوئی جب کاشی پور اُتراکھنڈ کی سائرہ بانو نے شوہر کی طرف سے طلاق دیئے جانے کے بعد سپریم کورٹ میں پٹیشن دائر کی اور تین طلاق اور نکاحِ حلالہ کو چیلنج کیا۔

جون 2016ء میں آر ایس ایس کی ذیلی تنظیم ''راشٹر وادی مسلم مہلا سنگھ'' نے سپریم کورٹ میں ایک عرضداشت داخل کی۔ یہ عرض داشت مسلم پرسنل لاء کو قانون کے دائرے میں لانے کے لئے داخل کی گئی تھی۔ اس کا مقصد ایک سے زیادہ شادی اور تین طلاق جیسی رسموں پر پابندی عائد کرنا تھا۔

سپریم کورٹ نے تین طلاق کو حقوق انسانی کا مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ اس کے ہر پہلو پر غور کرے گا اور اس معاملہ کو حساس جانتے ہوئے اسے ججوں کی پانچ رُکنی بنچ کے سپرد کردیا۔ ان پانچ ججوں کا تعلق پانچ مختلف مذاہب سے ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ 1. چیف جسٹس جگدیش سنگھ کھیہر (سکھ مذہب) 2. کورین جوسف (عیسائی مذہب) 3. آر. ایف. نریمن (پارسی مذہب) 4. یُو. یُو. لِلت (ہندو مذہب) 5. عبدالنظیر (مذہب اسلام)

قارئین کو بتادیں کہ برسرِ اقتدار حکومت تین طلاق کے خلاف ہے۔ مرکزی وزیر برائے قانون شری روی شنکر پرساد نے کہا تھا کہ حکومت تین طلاق پر کوئی بڑا فیصلہ لے سکتی ہے۔ نیز کہا کہ حکومت مذہب کا احترام کرتی ہے مگر عبادت اور سماجی بُرائی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔ یوپی کے حالیہ انتخابات میں تو بی جے پی نے تین طلاق کو باقاعدہ اپنے انتخابی منشور میں شامل کیا تھا اور انتخابی مہم کے دوران کانگریس اور سماج وادی پارٹی کو چیلنج کیا تھا کہ تین طلاق کے معاملہ میں یہ دونوں پارٹیاں اپنا مؤقف واضح کریں۔

مرکزی حکومت جو تین طلاق کے خلاف ہے، اس کی جانب سے سپریم کورٹ میں چار سوالات پیش کئے گئے۔

(1) ایک یہ کہ مذہبی آزادی کے حق کے تحت تین طلاق، حلالہ اور ایک سے زیادہ شادی کی اجازت آئین کے تحت دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(2) دوسرا سوال یہ کہ برابری کا حق اور وقار کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا حق اور مذہبی آزادی کے حقوق میں اوّلیت کس کو دی جائے گی؟

(3) تیسرا سوال یہ کہ پرسنل لاء کو آئین کے آرٹیکل 13 کے تحت قانون مانا جائے گا یا نہیں؟

(4) چوتھا سوال یہ کہ کیا تین طلاق، نکاح، حلالہ اور ایک سے زیادہ شادی، ان بین الاقوامی قوانین کے تحت صحیح ہیں جس پر ہندوستان نے بھی دستخط کئے ہیں؟

سپریم کورٹ نے تین طلاق، کثرت ازدواج اور حلالہ کے متعلق حکومت ہند سے اس کا مؤقف اور سفارشیں طلب کی تھیں۔ حکومت نے سپریم کورٹ کے سامنے تین طلاق کے خلاف اپنا یہ مؤقف رکھا کہ تین طلاق مسلم خواتین کی نفسیات پر اثر ڈالتی ہے اس لئے اسے ختم کیا جانا چاہئے۔ تین طلاق مسلم خواتین کے وقار اور سماجی اسٹیٹس پر اثر ڈالتی ہے اس کی وجہ سے مسلم خواتین کو جو بنیادی آئینی حقوق ملے ہیں اس کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ تین طلاق کو رسمی عمل قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ اس کی وجہ سے خواتین کو ان کے طبقہ کے مردوں اور دوسرے طبقے کی عورتوں کے مقابلے میں بہت زیادہ استحصال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کہا گیا کہ ملک کی کل آبادی میں مسلم خواتین 8 فیصد ہیں لیکن تین طلاق کے خوف سے ملک کی اتنی بڑی آبادی خود کو غیر محفوظ تصور کرتی ہے۔

7۔ اکتوبر 2016 کو لاء کمیشن آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر جسٹس بی ایس چوہان سابق جج سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے 16 سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ جاری کیا گیا جس کے تحت تین طلاق، ایک سے زیادہ شادی، نان ونفقہ اور وراثت سے متعلق سوالات پر عوام کی رائے مانگی گئی اور اس کے لئے 45 دن کا وقت دیا گیا۔

لاء کمیشن نے اپنے سوالات کے شروع میں آرٹیکل 44 کا حوالہ دیا ہے کہ آئین کے اس دفعہ کے تحت کہا گیا ہے کہ پورے ملک کے شہریوں کے لئے یکساں سول کوڈ کی کوشش کی جانی چاہئے۔ چنانچہ حکومت نے لاء کمیشن کو اس بارے غور وفکر کے لئے کہا ہے۔ لاء کمیشن کا کہنا ہے کہ حکومت اس سوالنامہ کے ذریعہ یکساں سول کوڈ کے تعلق سے صحتمند بحث کرانا چاہتی ہے۔

سوالنامہ کے تعلق سے بتانا ضروری ہے کہ ہر سوال کے جواب کے طور پر دو یا تین آپشن دیئے گئے ہیں۔ زیادہ تر سوالوں کے جواب Yes اور No میں مانگے گئے ہیں۔ بعض سوالات کی وضاحت کیلئے دو دو لائنوں کی جگہ چھوڑی گئی ہے۔ مثلاً سوال نمبر 4 میں پوچھا گیا ہے :

4. Will uniform civil code or codification of personal law and customary practices ensure gender equality? a. Yes b.No

یعنی کیا یکساں سول کوڈ یا پھر پرسنل لاء کو کوڈیفائی کرنے سے اور یا مذہبی رسم ورواج عورتوں اور مردوں کے درمیان برابری پیدا کرے گی؟

5. Should the uniform civil code be optional? a. Yes b. No

یعنی کیا یکساں سول کوڈ optional ہونا چاہئے؟

حکومت 7 عائلی معاملات میں یونیفارم سول کوڈ لانا چاہتی ہے۔ (1) شادی۔ (2) طلاق۔ (3) گود لینے کے اصول۔ (4) بچوں کی تحویل اور ان کی کفالت۔ (5) نان ونفقہ۔ (6) وراثت۔ (7) ترکہ

لاء کمیشن آف انڈیا کے سوال نامہ جاری کرنے کے بعد سیاسی ماحول بہت گرم ہو گیا۔ طرح طرح کے بیانات آنے لگے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے سوالنامہ کے بائیکاٹ کا اعلان کیا اور کہا کہ اس کا جواب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سوال جانبدارانہ ہے اور اس کے ذریعہ سے حکومت ہم پر یکساں سول کوڈ تھوپنا چاہتی ہے۔

واضح ہو کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ تین طلاق کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر پٹیشنوں میں ایک فریق ہے۔ اس نے سپریم کورٹ کی طرف سے پوچھے گئے سوالوں کے جواب میں اپنا مؤقف واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ شرعی قوانین قرآن وحدیث پر مبنی ہیں جن میں تبدیلی ممکن نہیں ہے اور ان کی قانونی حیثیت کو سپریم کورٹ طے نہیں کرسکتا۔ بورڈ نے کہا کہ سماجی اور معاشرتی اصلاحات کے نام پر مسلم پرسنل لاء میں کسی بھی طرح کی ترمیم نہیں کی جاسکتی لہٰذا سپریم کورٹ کو چاہئے کہ وہ اس مقدمہ کو ختم کردے۔ بورڈ نے کہا کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں تین طلاق جائز ہے البتہ حلالہ کی موجودہ شکل غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے۔ نیز کہا کہ تین طلاق سے متعلق دیگر ممالک میں رائج قوانین کو معیار کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

یہ بھی بتاتے چلیں کہ آل انڈیا مسلم ویمنس پرسنل لاء بورڈ (اے.آئی.ایم.ڈبلیو.پی.ایل.بی) نے سپریم کورٹ میں داخل کئے گئے حلف نامہ اور تین طلاق کی حمایت میں پیش کئے گئے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے مؤقف پر تنقید کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔ خواتین مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا کہ مردوں کے غلبہ والے مسلم پرسنل لاء بورڈ کا یہ رجعت پسندانہ اقدام ہے۔

مسلم پرسنل لاء کے دفاع میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی متعدد میٹنگیں ہوئیں۔ بورڈ نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں مسلم پرسنل لاء کے حق میں بیسیوں بڑے بڑے جلسے کئے جس میں مسلم علماء نے تقاریر کیں۔ بیداری مہم کے تحت عوام الناس میں بیداری پیدا کرنے کے لئے اجلاسات ہوئے جس میں لوگوں سے اپیل کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ دینی امور سے آگاہی حاصل کریں۔ اور یہ بھی درخواست کی گئی کہ مسلمان مرد اپنی بیوی کو ایک ہی نشست میں تین طلاق نہ دے تا کہ دوسروں کو بولنے کا موقع نہ ملے۔ نیز بورڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ایک ہی نشست میں تین طلاق دینے والے کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ بیداری مہم کے تحت عورتوں نے بھی جگہ جگہ جلسے کئے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرف سے پرسنل لاء کے حق میں ایک دستخطی مہم چلائی گئی جس کے تحت پانچ کروڑ لوگوں نے دستخط کئے جس میں پونے تین کروڑ عورتوں نے دستخط کئے۔ یہ مہم اس لئے چلائی گئی تا کہ حکومت کو بتایا جاسکے کہ مسلمان، مسلم پرسنل لاء میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں چاہتے۔

جمعیۃ علماء ہند نے اس کے جنرل سیکرٹری مولانا محمود مدنی کی صدارت میں جمعیۃ لاء انسٹی ٹیوٹ کا قیام کیا تا کہ تین طلاق وغیرہ مسائل کو لیکر مسلمانوں کو جس رنگ میں نشانہ بنایا جارہا ہے اس سے بہتر رنگ میں نپٹا جاسکے۔ اس سلسلہ میں منعقدہ تقریب میں متعدد صوبوں کے مفتیان اور وکلاء نے شرکت کی۔ اے.ایم.احمدی سابق چیف جسٹس نے اس تقریب میں تین طلاق کے حوالے سے کہا کہ:

''اس پر سب کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہئے اور متحدہ طور پر فیصلہ کرنا چاہئے۔ نیز اس کا کوئی حل نکالنا چاہئے''

جسٹس اے.ایم احمدی کا یہ بیان قابل غور ہے۔

11 مئی 2017 کو سپریم کورٹ میں ایک بار پھر شنوائی شروع ہوئی۔ پانچ رُکنی بنچ نے یہ واضح کیا کہ سماعت محض تین طلاق پر ہوگی۔ ایک سے زیادہ شادیوں پر شنوائی نہیں ہوگی۔ ہاں اگر ضرورت پڑی تو حلالہ پر شنوائی ہوسکے گی۔ شنوائی کے دوران بنچ نے کہا کہ اگر ہم کو لگے گا کہ تین طلاق مذہب کا حصہ ہے تو ہم اس میں دخل نہیں دیں گے۔ 11 مئی کی شنوائی میں چیف جسٹس نے تین طلاق کے متعلق کچھ اس طرح کے سوالات پوچھے: کیا تین طلاق اسلام کا اٹوٹ حصہ ہے؟ کیا عدالت اس میں دخل دے سکتی ہے؟ کیا تین طلاق کو مقدس مانا جائے؟ اور کیا اس سے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہورہی ہے؟ اگلے روز 12 مئی کی شنوائی میں جے ایس کھیہر کی صدارت والی پانچ رکنی بنچ نے سماعت کے دوران تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ تین طلاق شادی توڑنے کا نہایت ہی بدتر اور ناپسندیدہ طریقہ ہے۔ آگے کی شنوائی میں مرکز کی طرف سے دلیل پیش کرتے ہوئے اٹارنی جنرل مکل روہتگی نے کہا کہ اگر سعودی عرب، ایران، عراق سمیت 25 ممالک میں تین طلاق ختم ہوسکتا ہے تو بھارت میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا۔

پانچ رُکنی بنچ نے تین طلاق پر شنوائی مکمل کرلی ہے اور فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سیکرٹری مولانا ولی رحمانی نے کہا ہے کہ عدالت کا جو بھی فیصلہ ہوگا ہم اسے تسلیم کریں گے۔

ملک میں تقریباً ایک سال سے چل رہے گھمسان کا نہایت اختصار کے ساتھ پس منظر اور خلاصہ بیان کرنے کے بعد اب ہم آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ اپنا اصل مدعا بیان کریں گے۔ یعنی یہ کہ ایک ہی نشست میں تین طلاق کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(باقی آئندہ)

(منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

مسلمان علماء کے غلط نظریات، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور ارشادات کی گہرائی کو نہ سمجھنے اور صرف سطحی تشریحیں اور تفسیریں کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت اس بات کو سمجھتی نہیں کہ خلافت کا نظام کس طرح قائم ہوگا اور ایک بہت بڑا طبقہ مسلمانوں میں ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ کسی خلافت کی ضرورت نہیں ہے اور جو جس جس فرقے سے تعلق رکھتا ہے اس پر عمل کرے اور یہی کافی ہے۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے نزدیک ذاتیات اور فرقے مسلم اُمّہ کے وسیع تر مفاد اور ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں

کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی دنیاوی حکومتوں کے بل بوتے پر اپنی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں
ان کے خیال میں خلافت کسی طاقت کی وجہ سے قائم ہو جائے گی۔ عام مسلمانوں کے اس غلط نظریے کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں نے بھی اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کیلئے ایسی تنظیموں کو قائم کرنے میں کردار ادا کیا اور مدد دینی شروع کی جنہوں نے خلافت کے نام پر اپنے آپ کو منظم کیا لیکن یہ کچھ عرصہ تک دنیاوی مقاصد حاصل کر کے دنیاوی آقاؤں کی مدد نہ ملنے کی وجہ سے یا ان کے مقاصد پورے ہونے کی وجہ سے ختم ہو رہی ہیں

گزشتہ دنوں یہاں یوکے میں مانچسٹر میں واقعہ ہوا اور بلا وجہ بائیس تیئس لوگوں کا قتل کر دیا گیا جس میں معصوم بچے بھی شامل تھے
یہ انتہائی ظالمانہ فعل ہے اور کسی بھی صورت میں یہ اسلام کی تعلیم کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے ظالمانہ واقعات دیکھ کر ہم بے چین ہوتے ہیں
اللہ تعالیٰ ان مرنے والوں پر بھی رحم کرے اور انکے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے اور ان ظالموں کے ہاتھوں کو بھی روکے جو اسلام کے نام پر اور خلافت کے نام پر ایسی حرکتیں کر رہے ہیں

خلافت نہ دنیاوی طاقت سے مل سکتی ہے، نہ دنیاوی چالاکیوں سے، نہ نام نہاد علماء کے جمع ہو کر قرار دادیں پاس کرنے سے کہ مسلمان اکٹھے ہوں اور اپنا کوئی خلیفہ چن لیں، اس طرح نہیں ہوگی

خلافت کا نظام جو خوف کو امن میں بدلنے والا نظام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے تمکنت دین کا ذریعہ بننے والا ہے۔ اس کا تعلق اس ذریعہ سے قائم ہونے والی خلافت سے ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل میں آنا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ جمعہ میں فرمایا کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی مبعوث کیا جو ابھی ان سے نہیں ملے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ جاری نظام کے علاوہ کون ہے جو آج ایمان کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے
جو امن، پیار اور محبت کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ ایمانوں کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے
کفر و الحاد کے اس دَور میں یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا کام ہے جسے ہمیں کرنا چاہئے اور کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ جو کہ خلافت ہے اس کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کرے گا اور اسلام کو دوبارہ غلبہ عطا فرمائے گا اور ماننے والوں کی تسکین کے سامان بھی کرے گا

پس مشکلات بھی آئیں گی، ابتلاء بھی آئیں گے لیکن آخری فتح انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جاری ہونے والا نظام خلافت ہی وہ حقیقی نظام ہے جس کے ساتھ ترقیات وابستہ ہیں اور دنیا کی امن و سلامتی بھی وابستہ ہے

عارضی روکوں کے باوجود اسلام کا غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ مخالفین چاہیں جتنا مرضی زور لگالیں ان کے حصہ میں نامرادی اور ناکامی ہی ہے

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب (آف یو.کے) کی وفات، مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ حاضر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26رمئی 2017ء بمطابق 26رہجرت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (النور:56)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

یہ آیت جیسا کہ اس کے مضمون سے واضح ہے اللہ تعالیٰ کے مسلمانوں سے اس وعدے کو بیان کر رہی ہے کہ اسلام میں خلافت قائم رہے گی۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق مسلمانوں کے عمل اور ایمان کی حالت کی وجہ سے یہ انعام مسلمانوں سے ایک عرصہ کے لئے چھن جائے گا۔ لیکن ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق مضبوط ایمان والوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں اور اللہ تعالیٰ کے اس آخری کامل اور مکمل دین پر چلنے والوں میں یہ نظام دوبارہ قائم ہوگا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت پھر دنیا میں قائم اور جاری ہوگی۔
(مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 285، حدیث 18596، مسند نعمان بن بشیرؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

مسلمان علماء کے غلط نظریات، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور ارشادات کی گہرائی کو نہ سمجھنے اور صرف سطحی تشریحیں اور تفسیریں کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت اس بات کو سمجھتی ہی نہیں کہ خلافت کا نظام کس طرح قائم ہوگا۔ اور ایک بہت بڑا طبقہ مسلمانوں میں ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ کسی خلافت کی ضرورت نہیں ہے اور جو جو جس جس فرقے سے تعلق رکھتا ہے اس پر عمل کرے اور یہی کافی ہے کیونکہ آجکل مسلمانوں کی دنیا کے سامنے جو حالت ہے

اور جس طرح اسلام بدنام ہو رہا ہے اس کا تقاضا یہی ہے کہ جو جس طرح رہ رہا ہے، رہے۔

ایک مسجد کے امام ہیں بلکہ وہ مولوی صاحب اپنا ایک ادارہ بھی چلاتے ہیں۔ بظاہر دین کا علم رکھنے والے ہیں۔ انہی مغربی ممالک میں رہتے ہیں۔ ہم احمدیوں سے ان کے تعلقات بھی اچھے ہیں۔ وہ احمدیوں کو برا بھی نہیں سمجھتے۔ انہوں نے خود مجھے کہا کہ میں جس اسلامی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا ہوں ان کے بزرگوں نے یہی کہا ہے کہ کسی کے دین کو چھیڑو نہ اور اپنا دین چھوڑو نہ۔ اب جو ایسے نظریات رکھنے والے ہیں اور علماء کہلاتے ہیں وہ اپنے ماننے والوں اور پیچھے چلنے والوں کو یہی سبق دیں گے کہ کسی ایک خلافت پر متحد ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے نزدیک ذاتیات اور فرقے مسلم اُمّہ کے وسیع تر مفاد اور ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ پس جب قرآن کریم کی تعلیم کو نہ سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر غور نہ کریں تو پھر یہی کچھ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی بلکہ کہنا چاہئے کہ مسلمان علماء کی کم علمی اور جہالت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں'' (عمومی طور پر جو اس کے معنی ہیں اس کا انکار کر کے کہتے ہیں) ''کہ مِنْكُمْ سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافت راشدہ حقہ اُنہیں کے زمانے تک ختم ہو گئی'' (صحابہ کے زمانے تک خلافت راشدہ رہی۔) فرمایا ''اور پھر (ان لوگوں کے نزدیک) قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام و نشان نہیں ہو گا۔ گویا ایک خواب و خیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس تک ہی دَور تھا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا۔'' نعوذ باللہ۔ آپ فرماتے ہیں ''مگر مَیں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی نیک دل انسان کی ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھے کہ بلاشبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافت راشدہ کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک رہا۔ لیکن وہ نبی جو افضل الرسل اور خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی شریعت کا دامن قیامت تک مُمتد ہے اس کی برکات گویا اس کے زمانہ تک ہی محدود رہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ کچھ بہت مدّت تک اس کی برکات کے نمونے اس کے روحانی خلیفوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوں۔ ایسی باتوں کو سن کر تو ہمارا بدن کانپ جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ لوگ بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں کہ جو سراسر چالاکی اور بیباکی کی راہ سے ایسے بے ادبانہ الفاظ منہ پر لے آتے ہیں کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدّت ہوئی کہ ان کا خاتمہ ہو چکا ہے''۔

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 330)

ایک جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر صرف تیس سال تک ہی خلافت رہنی تھی اور اسکے بعد کچھ نہیں تھا اور یہی اسلام کی کل عمر تھی تو اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس سال اور زندگی دے دیتا اور ترانوے سال کی زندگی کوئی ایسی زندگی نہیں جو غیر معمولی ہو۔ پھر خلافت کی ضرورت کیا تھی۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، جلد 6، صفحہ 354)

پس ایسے لوگ بھی ہیں جو ایسے نظریات رکھتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ تفصیل سے نقشہ کھینچا ہے۔

لیکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی دنیاوی حکومتوں کے بل بوتے پر اپنی خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خیال میں خلافت کسی طاقت کی وجہ سے قائم ہو جائے گی۔ اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے اس واضح پیغام کو نہیں سمجھتے کہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننے والوں کے ساتھ یہ وعدہ مشروط ہے۔ عام مسلمانوں کے اس غلط نظریے کی وجہ سے اسلام مخالف طاقتوں نے بھی اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کے لئے ایسی تنظیموں کو قائم کرنے میں کردار ادا کیا اور مدد دینی شروع کی جنہوں نے خلافت کے نام پر اپنے آپ کو منظم کیا۔ لیکن یہ کچھ عرصہ تک دنیاوی مقاصد حاصل کر کے دنیاوی آقاؤں کی مدد نہ ملنے کی وجہ سے یا ان کے مقاصد پورے ہونے کی وجہ سے ختم ہو رہی ہیں۔

تین سال ہوئے آئرلینڈ میں مجھے ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ اسلامی دنیا میں یہ جو خلافت کا اب دَور شروع ہوا ہے، اس کی کیا حقیقت ہے اور یہ پھیلے گی؟ تمہاری جو خلافت ہے اس کو اس سے کیا خطرہ ہے؟ تو مَیں نے اس کو یہی جواب دیا تھا کہ یہ خلافت نہیں۔ یہ اسی طرح شدّت پسند لوگوں کا ایک گروہ ہے جس طرح پہلے گروہ کام کر رہے ہیں اور اس کا انجام بھی آخر میں وہی ہو گا جو باقی شدت پسند گروہوں کا ہو رہا ہے۔ جب تک دنیاوی آقا ان سے خوش رہیں گے یہ کام کرتے رہیں گے۔ جب وہ اپنے ہاتھ کھینچ لیں گے تو آہستہ آہستہ یہ کمزور ہونا شروع ہو جائیں گے۔ ان لوگوں نے دین کو کیا تمکنت دینی ہے اور کیا امن انہوں نے قائم کرنا تھا۔ ہاں دنیا نے یہ دیکھا کہ انہوں نے اسلامی دنیا کے امن کو تباہ و برباد کر دیا۔ اسلام مخالف طاقتوں کا اسلامی دنیا کو کمزور کرنے کا ایک ایجنڈا تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا اور اس میں مسلمان حکومتوں کے سربراہ بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی کرسیاں بچانے کے لئے رعایا کا خون کیا اور ابھی تک بجائے امن کے مسلمان مسلمان کے لئے ہی خوف کا باعث بنا ہوا ہے اور پھر غیر مسلم دنیا کے امن کو بھی یہی لوگ برباد کر رہے ہیں۔ اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں لیکن ایک دردمند مسلمان جب یہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں معصوموں کے قتل اور تباہی پھیلانے میں کسی مسلمان کا ہاتھ ہے تو دل کڑھتا ہے، بے چینی ہوتی ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں یوکے میں مانچسٹر میں واقعہ ہوا اور بلاوجہ بائیس تیئس لوگوں کا قتل کر دیا گیا جس میں معصوم بچے بھی شامل تھے۔ یہ انتہائی ظالمانہ فعل ہے اور کسی بھی صورت میں یہ اسلام کی تعلیم کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے ظالمانہ واقعات دیکھ کر ہم بے چین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مرنے والوں پر بھی رحم کرے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے اور ان ظالموں کے ہاتھوں کو بھی روکے جو اسلام کے نام پر اور خلافت کے نام پر ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔

اسی طرح دنیا کے مسلمان ممالک میں بھی جو قتل و غارت اور ظلم و بربریت ہو رہی ہے یہ سب دین سے دور ہٹنے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔ یہ عمل جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو رہے ہیں اور یہ ظلم جو اسلام کے نام پر ہو رہے ہیں اور اسی طرح وہ ظلم بھی جو مسلمان حکومتیں غیر حکومتوں کی مدد سے مسلمانوں کو بمباری کر کے یا بلا امتیاز قتل و غارت کر کے کر رہی ہیں ان سب کا درد ہم احمدی سب سے زیادہ محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اسلام کی تعلیم کو پہچانا، جنہوں نے اسلام کی محبت اور پیار اور امن کی تعلیم کو پہچانا، جنہوں نے خلافت کے ہاتھ کے نیچے خوف کو امن میں بدلنے کے نظارہ دیکھے۔ ہم ہی سب سے زیادہ اس کو محسوس کر سکتے ہیں۔ اس زمانے میں قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا ادراک حاصل کرتے ہوئے ہم احمدی ہیں جو امن اور سلامتی کے مضمون کو خاتم الخلفاء کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے سمجھتے ہیں۔

خلافت نہ دنیاوی طاقت سے مل سکتی ہے، نہ دنیاوی چالاکیوں سے، نہ نام نہاد علماء کے جمع ہو کر قراردادیں پاس کرنے سے جیسا کہ کچھ سال پہلے یہ کوشش بھی ہو چکی ہے کہ مسلمان اکٹھے ہوں اور اپنا کوئی خلیفہ چن لیں، اس طرح نہیں ہو گی۔

خلافت کا نظام جو خوف کو امن میں بدلنے والا نظام ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے تمکنت دین کا ذریعہ بننے والا ہے، اس کا تعلق اس ذریعہ سے قائم ہونے والی خلافت سے ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل میں آنا ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ جمعہ میں فرمایا کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے اور صحابہ کا درجہ رکھتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہ دیا۔ اس شخص نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے کر آئیں گے۔ (صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب وآخرین منهم لما یلحقوا بهم الخ حدیث 4897) اور آخرین کے مقام کے بارے میں ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت ایک مبارک اُمّت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو گا کہ اس کا اوّل زمانہ بہتر ہے یا آخری زمانہ۔ (کنز العمال، جلد 6، جزء 12، صفحہ 71، حدیث 34446، باب فی فضائل ھذہ الامۃ المرحومۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) پس آخری زمانے کی بہتری کی خوشخبری بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

کیا یہ آخری زمانہ ان علماء اور بادشاہوں کے پیچھے چلنے سے پہلوں والی برکات حاصل کرنے کا حامل بنائے گا؟ یقیناً نہیں۔ یہ لوگ تو دنیادار ہیں۔ یہ اس شخص کے پیچھے چلنے سے ملے گا جو ایمان کو واپس دنیا میں لائے گا اور آج ایمان کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ جاری نظام کے علاوہ کون ہے جو کر رہا ہے۔ جو امن، پیار اور محبت کے ساتھ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ ایمانوں کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ کفر و الحاد کے اس دَور میں یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا کام ہے جسے ہمیں کرنا چاہئے اور کر رہے ہیں۔ بیشمار واقعات ہیں جو میرے ساتھ بھی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ پیس کانفرنسز ہوتی ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں۔ ہمارے جلسوں میں آتے ہیں۔ جب ہم اپنا پیغام، اسلام کا حقیقی پیغام بتاتے ہیں تو غیر بھی، عیسائی بھی، لامذہب بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ وہ اصل پیغام ہے، یہ وہ اسلام ہے جس کی دنیا کو پہنچانے کی ضرورت ہے اور اگر یہ اسلام تم لوگ پھیلاؤ تو کسی کو قبول کرنے میں کوئی روک نہیں ہو گی۔ پس یہ کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ تجدید دین اور ایمان کو قائم کرنے کے لئے اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے ساتھ ہی جڑنا ہو گا جو خاتم الخلفاء بھی ہے۔

آخرین کے پہلوں کے ساتھ جڑنے کے متعلق ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی''۔ (لوگ دین کو بالکل بھول چکے تھے۔ دین کی جو حکمت کی تعلیم ہے وہ بالکل ختم ہو چکی تھی اور اس کو کمال تک پہنچانے کے لئے، دین کی حکمت، دین کے علم کی حکمت کو کمال تک پہنچانے کے لئے اور انسانی نفس کی اصلاح کے لئے علمی اور عملی حالتوں کو بہتر کرنے کے لئے ایک زمانہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا جس کے لئے آپ آئے کیونکہ یہ زمانہ تھا جب یہ سب باتیں بالکل ختم ہو چکی تھیں، گم ہو گئی تھیں) فرمایا ''اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے۔ یعنی خدا اور اس کی صراطِ مستقیم سے بہت دُور جا پڑے تھے۔ تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے نفسوں کو پاک کیا اور علم الکتاب اور حکمت سے ان کو مملوّ کیا''۔ (کتاب کے علم اور حکمت سے ان کو بھرا۔) ''یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبۂ یقینِ کامل تک پہنچایا۔'' (نشانات بھی دکھائے۔ معجزات بھی دکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے دکھائے اور ان کے ایمان میں اتنی ترقی ہوئی کہ وہ یقین کامل تک پہنچ گئے) ''اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا۔'' اور پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہؓ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا یہاں تک کہ اُن کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا۔''

(ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 304)

پس آپ علیہ السلام نے جہاں اپنے صحابہ میں وہ یقین اور ایمان پیدا کیا اور انہوں نے اپنے ایمان اور یقین میں کامل ہونے کے لئے قربانیاں دیں اور اس تاریکی سے باہر نکلے جس نے ہر طرف اندھیرا کیا ہوا تھا۔ دنیا میں ضلالت چھائی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

''پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہوئی تھی اور لوگ اسلام کو بھول رہے تھے تو آپ نے دوبارہ آ کے اسلام کی نشأۃ ثانیہ فرمائی اور ان صحابہ نے مسیح موعود کے ساتھ جڑ کر وہ روشنی حاصل کی جو دین کی روشنی تھی۔ مختلف نشانات دیکھے جن کا ذکر ہمارے لٹریچر میں سینکڑوں ہزاروں میں ملتا ہے۔ آج بھی بہت سے ایسے ہیں جو تاریکی سے نکل کر روشنیاں دیکھ رہے ہیں اور نشانات دیکھ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے متعلق فرمایا کہ ’’وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطعِ رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں۔‘‘ (رشتہ داریوں کے چھٹنے کے صدمے اٹھا رہے ہیں) ’’جیسا کہ صحابہؓ نے اٹھایا‘‘۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 306)

یہ واقعات صرف اُسی وقت میں ہی نہیں ہوئے یا اُسی قوم پاکستان یا ہندوستان میں نہیں ہو رہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں کیونکہ آپ تمام دنیا کو اُمّت واحدہ بنانے کیلئے آئے تھے اور خدا تعالیٰ کا عبد بنانے کیلئے آئے تھے اسلئے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کو ان تکلیفوں اور مشکلات سے گزرنا پڑ رہا ہے لیکن انتہائی صبر اور ثابت قدمی سے وہ ہر سختی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

چنانچہ الجزائر کی ہی مثال آجکل ہمارے سامنے ہے۔ یہ کوئی اتنی پرانی جماعت نہیں ہے لیکن مسیح موعود کو مان کر آخرین میں شامل ہونے کے بعد اور خلافت کی اطاعت میں آ کر ان کے ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ ان کے اسیروں کے ایمان اور یقین کا اندازہ ہم اس خط سے لگا سکتے ہیں جو ایک اسیر نے کل ہی مجھے بھیجا یا کل مجھے موصول ہوا۔ کہتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں حقیقی اسلام کی نعمت سے نوازا ہے جس نے ہمارے دلوں کو زندہ کیا۔ بنیانِ مرصوص بنایا اور اس کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والا بنایا اور خلیفہ وقت کے ہاتھ پر اکٹھا کیا‘‘۔ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ ’’سیّدی! راہِ مولیٰ میں اسیری کے بعد سارے ملک سے احمدی بھائی آ کر مل رہے ہیں اور خدا کی خاص مدد پر شاداں و فرحاں ہیں‘‘۔ (ایک اسیری تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہو رہے ہیں اس پر خوشی بھی منا رہے ہیں۔) کہتے ہیں ’’انہوں نے آپ تک محبت بھرا اسلام اور دعا کی درخواست پہنچانے کا بھی کہا ہے۔ سب اس بات پر مُصر ہیں کہ اعلائے حق کے لئے کام اور دعا کو جاری رکھا جائے۔‘‘ (جتنی مرضی سختیاں آئیں حق پھیلانے کے لئے ہم اپنا کام بھی جاری رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگیں گے۔ دعائیں کرتے رہیں گے۔) پھر کہتے ہیں کہ ’’اس ابتلا نے ہمیں باہم محبت و اخوت اور اتحاد اور تعاون اور خلافت سے محبت میں مزید بڑھا دیا ہے۔‘‘ پھر لکھتے ہیں کہ ’’اس ابتلا میں آپ کی دعا کی قبولیت کے نمونے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نشان دیکھے جنہوں نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان اور ایقان میں اور بڑھا دیا ہے۔‘‘ یہ کہتے ہیں ’’اللہ تعالیٰ کی رحمتیں الجزائر کے کمزور احمدیوں پر نازل ہو رہی ہیں۔‘‘

گزشتہ چند دنوں میں کچھ اسیران وہاں رہا بھی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باقی اسیران کی رہائی کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔

پھر ایک اسیر لکھتے ہیں کہ ’’عرصہ اسیری میں یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص مصلحت کے تحت یہ سامان کیا‘‘ (یعنی کہ ہمیں جو قیدی بنایا گیا، یا سزائیں ملیں یا مقدمے چلے یہ اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مصلحت تھی) ’’تا کہ وہ اپنے عجائبات میں سے کچھ دکھائے۔‘‘ (وہ ہمیں اپنے نشانات دکھانا چاہتا تھا۔ اپنے عجائبات دکھانا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ سختیاں بھی ہم پر وارد کروائیں۔) کہتے ہیں کہ ’’آزادی اور آرام کے زمانے میں فتوحات سے ہم سمجھتے تھے، جو کامیابیاں ہمیں ہو رہی تھیں تو ہم سمجھتے تھے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ لیا اور اس کی راہوں سے واقف ہو گئے ہیں۔ لیکن اب پتا چلا کہ پہلے بہت کم دیکھا تھا اور اب اس کی قدرتوں کے اصل نمونے دیکھے۔‘‘ کہتے ہیں کہ ’’مجھے قید سے قطعاً کوئی پریشانی نہ تھی۔ جس بات نے پریشان کیا وہ یہ احساس تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔‘‘ پھر لکھتے ہیں کہ ’’زمانہ اسیری میں کئی خوابیں دیکھیں جن سے بڑی سکینت ملی‘‘۔ مجھے مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ ’’آپ سے بھی خوابوں میں ملاقاتیں ہوئیں‘‘۔ پھر کہتے ہیں ’’آپ کی دعائیں ہمارا ایمان و یقین بڑھاتی تھیں اور قید میں راحت پہنچاتی تھیں۔ ہماری رہائی یقیناً آپ اور مخلصین جماعت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔‘‘ پھر کہتے ہیں کہ ’’میری اہلیہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اس نے بہت صبر اور مجاہدے سے کام لیا۔‘‘ (صرف اہلیہ ان کی احمدی تھیں اور باقی سب رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ اور جب یہ اسیر تھے تو پہلے اہلیہ کے والد فوت ہوئے۔ پھر بھائیوں نے اسے احمدیت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ جب شور مچ گیا تو بھائیوں نے بھی اپنی بہن کو احمدیت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ خاوند پہلے ہی جیل میں تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ عرصہ اسیری کے دوران میرے گھر والوں سے بھی دور رہی۔ وہ بھی شاید سارے احمدی نہیں تھے کہ ان سے بھی یہ دور رہی۔ لیکن مخلص احمدی مستورات نے اپنے پیار سے یہ کمی پوری کر دی اور ان لوگوں کا ایک خاندان بن گیا۔ اپنوں نے چھوڑا تو جماعت احمدیہ نے اس کو جذب کر لیا۔ مردوں اور عورتوں نے مختلف جگہوں پہ اپنے اپنے دائرے میں قربانیاں دیں اور دے رہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ یعنی صحابہ بھی تنگ کئے گئے۔ مشکلات میں ڈالے گئے۔ اپنے ماننے والوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ بھی تنگ کئے گئے۔ مشکلات میں ڈالے گئے جیسے کہ صحابہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے الجزائر کی یہ چھوٹی سی جو نئی جماعت ہے اپنے جس دَور سے گزر رہی ہے، ابتلا میں بڑی ثابت قدم ہے اور قائم ہے اور اب ان کے جذبات کا اظہار دو خطوں سے ہی ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری نظام خلافت کی وجہ سے ان کے تسکین کے سامان ہوتے رہے۔ مخالفین جو خوف پیدا کرنے کے لئے کارروائیاں کرتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کی وجہ سے اس میں سے ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا تھا۔ اور بیشمار ایسی مثالیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی مشکلات کے دَور آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق تسکین اور امن کے سامان مہیا فرماتا رہتا ہے۔ یہ کسی خاص دَور اور وقت کی بات نہیں ہے جیسا کہ میں نے مثالیں بھی دیں۔ یا اس کے ساتھ مشروط نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ خوفوں کو اس نے دور کرنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بار بار مومنوں کو یہ توجہ بھی دلاتا ہے کہ وہ میری عبادت کا حق بھی ادا کریں۔ اور جب یہ حق ادا ہو رہے ہوں گے تو بیشک خوف کے حالات بھی آئیں گے۔ لیکن خوف کی حالت ذاتی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اس تعلق کی وجہ سے، اس واسطے سے، جو خلافت سے ہوگا اور جو اللہ تعالیٰ سے ہوگا، وہ حالات امن اور سکون کی حالت میں بدل دیئے جائیں گے۔

اب الجزائر کے یہ احمدی جن میں سے چند ایک کے علاوہ کسی نے خلیفۂ وقت کو کبھی دیکھا بھی نہیں لیکن ایمان میں کامل ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس طرح ان کے لئے تسکین کے سامان پیدا فرما رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کے قریبیوں میں دل کی تسکین کے سامان پیدا ہو رہے تھے یا جماعت احمدیہ کی تاریخ دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جاری نظام خلافت کی برکت سے خلافتِ اولیٰ میں بھی دلی تسکین کے سامان پیدا ہوتے رہے۔ خلافت ثانیہ میں بھی بڑے سخت حالات آئے تسکین کے سامان ہوتے رہے۔ خلافت ثالثہ میں بھی بڑے سخت حالات آئے اور اس وقت کے پاکستانی حکومت کے سربراہ نے کہا کہ احمدیوں کو کشکول پکڑا دوں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فراخی کے سامان پیدا فرمائے۔ خلافت رابعہ میں یہ اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا فرمائے۔ اور آج بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح سامان پیدا فرماتا چلا جا رہا ہے۔

پس یہ کوئی اسی جگہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ یہ مخصوص ہے ان مومنین کے لئے جو خلافت کے ساتھ، اس حقیقی خلافت کے ساتھ جڑے رہنے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ جو کہ خلافت ہے، اس کے ذریعہ پھر اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کرے گا اور اسلام کو دوبارہ غلبہ عطا فرمائے گا اور ماننے والوں کی تسکین کے سامان بھی کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں اپنے اس دنیا سے جانے اور خلافت کے ذریعہ جماعت کی ترقیات کے جاری رہنے کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں‘‘ (آپ اپنے صحابہ کو اپنے اس دنیا سے رخصت ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے تسلی دے رہے ہیں) ’’کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305 تا 306)

پس مشکلات بھی آئیں گی۔ ابتلاء بھی آئیں گے لیکن آخری فتح انشاء اللہ جماعت احمدیہ کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جاری ہونے والا نظام خلافت ہی وہ حقیقی نظام ہے جس کے ساتھ ترقیات وابستہ ہیں اور دنیا کی امن و سلامتی بھی وابستہ ہے۔ یہی نظام ہے جس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر اسلام کی برتری ثابت ہونی ہے اور غلبہ قائم ہونا ہے۔ چنانچہ اس غلبہ کی خبر دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلۃ: 22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 304 تا 305)

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ایک جھٹکا تو جماعت کو لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعہ جماعت کو فوراً سنبھال لیا۔ اگر کسی کی کوئی نیت شرارت کی تھی بھی تو وہ جلد ہی قابو میں آ گئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وصال کے بعد جماعت کو ایک بڑا جھٹکا لگا اور جماعت کے بعض سرکردہ جماعت مبائعین سے علیحدہ بھی ہو گئے، خلافت کے انکاری بھی ہو گئے اور کافی سخت حالات تھے۔ ایک لمبی تفصیل ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ آخر میں خلافت ہی کامیاب ہوئی اور کامیابیوں کی راہوں پر چلتی چلی گئی اور منزلیں طے کرتی چلی گئی۔ پھر خلافت ثالثہ میں جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا سختیوں کے دَور آئے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ حکومت کے خوفناک منصوبے تھے لیکن جماعت کی ترقی میں کوئی روک نہیں پیدا ہو سکی۔ خلافت رابعہ میں مزید سختی پاکستان کی حکومت نے دکھائی تو اس ابتلا میں بھی اللہ تعالیٰ نے تسکین کے سامان پیدا فرما دیئے۔ جماعت نئی منزلیں طے کرنے لگی۔ تبلیغ کے نئے نئے راستے کھلنے لگے اور پھر سیٹلائٹ کے ذریعہ سے دنیا میں تبلیغ جانے لگی۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی نئے راستوں میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ جماعت کا پیغام ہزاروں سے نکل کر، بلکہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں جانے لگ گیا۔ ایک ملک یا دو ملکوں کی بجائے کئی ملکوں میں اب مخالفت شروع ہو گئی ہے اور یہی احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے اور یہی ترقی کی نشانی بھی ہے۔ احمدیت سے پیچھے ہٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق ترقی کی راہیں کھولتا چلا جا رہا ہے اور ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے اور یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ عارضی روکوں کے باوجود اسلام کا غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ مخالفین چاہیں جتنا مرضی زور لگا لیں ان کے حصہ میں نامرادی اور ناکامی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ اپنے ایمان میں بھی مضبوط ہو اور اعمال صالحہ بجا لانے والا بھی ہو اور عبادتوں کے معیار بھی ہر احمدی کے بلند ہوتے چلے جائیں تا کہ ہم ہمیشہ اس ترقی کا حصہ بننے والے رہیں۔

نماز جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا (جنازہ آ گیا ہے ناں؟) جو چوہدری حمید احمد صاحب ابن چوہدری محمد سلیمان اختر صاحب کا ہے۔ یہ پچھلے سات آٹھ سال سے یہیں رہتے تھے۔ 20 مئی 2017ء کو بیالیس سال کی عمر میں کینسر سے وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے تھے۔ اپنے خاندان کے ساتھ 1990ء میں ہجرت کر کے جرمنی آئے اور وہاں بھی جماعتی خدمات میں نمایاں رہے۔ وہاں لوکل سیکرٹری تبلیغ رہے۔ قائد مجلس رہے۔ خدام الاحمدیہ جرمنی کے معتمد رہے۔ اس کے علاوہ ریجنل امارت میں بطور سیکرٹری امور عامہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پھر بوسنیا کا جو (پہلا) جلسہ تھا اس جلسہ میں جرمنی کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ کھیلوں کا بھی بڑا شوق تھا۔ تبلیغی سٹال بڑے شوق سے اور توجہ سے لگاتے تھے۔ کبھی کوئی معاون میسر نہ آتا تو خود ہی اکیلے سٹال کے لئے نکل جاتے۔ 2009ء میں جرمنی سے یو۔کے آ گئے اور یہاں آ کر ریجنل ناظم تعلیم اطفال کی حیثیت سے خدمت کی۔ اور پھر بڑی اعلیٰ پوزیشن بھی حاصل کر لی۔ اپنی مجلس کے اطفال کو بڑی ترقی دی۔ تبلیغ کا شوق بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بہت تھا۔ خدام الاحمدیہ میں بھی اور انصار اللہ میں بھی مختلف عہدوں کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مستقل طور پر یہ رضا کارانہ کام کرتے تھے اور ہماری کافی ڈاک نکالنے میں مدد کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ خادم کی حیثیت سے سیکیورٹی ڈیوٹی بھی دیتے تھے۔ بلکہ میں تو بعض دفعہ سمجھتا تھا کہ شاید یہ کوئی اور کام کرتے ہی نہیں۔ سارا دن یہیں مسجد کے قریب ہی رہتے ہیں۔ لیکن اپنا پرائیویٹ کام بھی کرتے تھے اور اس میں سے وقت نکالتے تھے اور کئی کئی گھنٹے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو اور اسی طرح خدام کی ڈیوٹیوں کو بھی دیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان کے والد بھی حیات ہیں۔ بھائی ہیں۔ ان کے والد سلیمان اختر صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بیٹا بہت ہی فرمانبردار تھا۔ بچپن سے ہی جماعتی کاموں میں مشغول رہا۔ ہر وقت اس کے دل میں دین کی خدمت کا جذبہ موجزن رہتا تھا۔ خدمت کا کوئی موقع اسے میسر آیا تو اس نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ بچوں کو نماز باجماعت کے لئے مسجد میں لے جاتے۔ حتی کہ بیماری کے ایام میں بھی ذرا طبیعت سنبھلتی تو اس طریق پر عمل کرتے اور آخر میں اپنی بیماری سے بڑی ہمت سے انہوں نے بڑا مقابلہ کیا اور گھر بیٹھ کے بھی سیکرٹری وقف نَو کی حیثیت سے اپنے کام سرانجام دیتے رہے۔ ان کی اہلیہ نے بھی یہی لکھا ہے کہ بچوں کے ساتھ دوستوں کا تعلق تھا اور ان کی تربیت کا ہر وقت خیال رہتا۔ اور پھر یہ کہ ہماری شادی کو پندرہ سال ہو رہے ہیں لیکن آج تک کبھی اونچی آواز سے انہوں نے بات نہیں کی۔

یہاں یوکے کے مہتمم مقامی لکھتے ہیں کہ خلافت احمدیہ اور نظام جماعت سے جنون کی حد تک عشق تھا۔ ہمیشہ جماعتی مفاد کو پہلے رکھتے تھے۔ دو تین دفعہ یہ بیماری کی وجہ سے ہسپتال داخل رہے ہیں لیکن جب ذرا سی طبیعت بہتر ہوتی تھی فوراً اپنے کام پر آ جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ احساس بھی نہیں ہوتا تھا کہ بیمار ہیں۔ آخری بیماری میں یہی اظہار تھا کہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ مسجد میں جا کر نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔ ان کے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ٹیکسی کرتے تھے۔ میرے ساتھ ٹیکسی سٹینڈ پر ان کا پہلا نمبر تھا اور میرا ان کے بعد میں تھا کہ نماز کا وقت ہوا تو یہ چلے گئے اور میں اس لئے کہ کوئی سواری آ جائے گی وہاں کھڑا رہا۔ لیکن ہوا یہ کہ یہ نماز پڑھ کے واپس بھی آ گئے اور پھر سواری انہی کو پہلے ملی اور مجھے نہیں ملی۔ اس کے بعد سے مجھے بھی سبق ملا کہ اپنے دنیاوی کاموں کو دین کے لئے قربان کرنا چاہئے۔ عبادت جو ہے اللہ تعالیٰ کا فرض جو ہے اس کو بہرحال پہلے ادا کرنا چاہئے۔ اس لحاظ سے یہ اپنے ساتھیوں کی بڑی خاموش تربیت بھی کر دیا کرتے تھے۔

ہر ایک کے کام آنا ان کا خاص وصف تھا۔ ان کے ایک دوست لکھتے ہیں رات دو بجے بھی کوئی کام ہوتا تو فوراً کہتے کہ میں کر دوں گا۔ عطاء المجیب راشد صاحب لکھتے ہیں کہ تبلیغی سٹال پر بڑی باقاعدگی سے جاتے تھے اور بڑے ہنستے مسکراتے تھے۔ سب کو سلام کر کے یہ کام کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے کسی دوست سے ان کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آج ان کی طبیعت ذرا بہتر تھی اس لئے وہ تبلیغ کرنے کے لئے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی نیک صالح بنائے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا نماز کے بعد حاضر جنازہ ہے۔ مَیں باہر جا کر نماز جنازہ ادا کروں گا اور آپ لوگ یہیں مسجد میں صفیں بنا لیں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association, USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

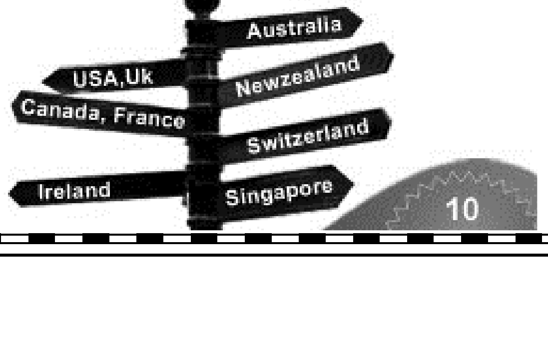

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

ایک اور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور پھر رمضان تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اپنی زندگیوں کو اس کا حصہ بنالیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے ماہ رمضان کی فضیلت، اس کی غرض وغایت، تقویٰ کے حصول، اس کے مراتب اور تقاضوں کا بصیرت افروز تذکرہ اور اس حوالہ سے افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح

مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان ابن مکرم محمد حسین صاحب کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02 رجون 2017ء بمطابق 02 راحسان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو. کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرۃ:184) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

الحمدللہ کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک اَور رمضان کے مہینہ میں سے گزرنا نصیب ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی! رمضان کے فضائل کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔

(معجم الکبیر، جلد 22، صفحہ 388 تا 389، حدیث 967، ابومسعود الغفاری مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب صوم رمضان احتسابا من الایمان حدیث 38) اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

پس رمضان کی فضیلت نہ صرف مہینے کے دنوں سے ہے، نہ صرف ایک وقت تک کھانے پینے کے رکنے سے ہے۔ صرف اس بات کے لئے سارا سال اللہ تعالیٰ کی جنت کے لئے تیاری نہیں ہو رہی ہوتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوسری حدیث ہے اس میں واضح طور پر فرمادیا کہ ایمان کی حالت میں روزہ رکھنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے روز و شب رمضان میں گزارنے سے ہی یہ مقام ملتا ہے اور جب یہ حالت ہوگی تو تبھی گزشتہ گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے۔ اپنے اعمال کو دیکھتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر غور کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو تبھی گناہوں کی معافی بھی ہوتی ہے۔ اور یہی مقصد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی رمضان کے روزوں سے حاصل کرنے کا بیان فرمایا ہے۔

اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے کہ تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں، رمضان کا مہینہ ہر سال اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور تقویٰ یہی ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تبھی تم روزوں سے فیضیاب ہو سکتے ہو اور شیطانی حملوں سے بچ سکتے ہو۔ جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے روزے رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ ؤ گے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے تو تبھی شیطان سے بچ سکتا ہے ورنہ شیطان کا یہ کھلا چیلنج ہے کہ ذرا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ سے دُور ہوا تو فوراً اسے شیطان نے دبوچا، اپنے قابو میں کر لیا۔ پس ایمان میں ترقی اور نفس کا محاسبہ ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ کا مورد بناتا ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

ایمان کی حالت اور معیار اور تقویٰ کی حالت اور معیار کیا ہونے چاہئیں اور یہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟ اس کے بارے میں ہمیں وہی صحیح بتا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کام پر مامور کیا ہو اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام کے ذریعہ سے ہی پتا چل سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام کو ہی اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے ایمان کو دوبارہ زمین پر لا کر دلوں میں تقویٰ پیدا کرنے اور قائم کرنے کے اُسلوب سکھانے تھے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب آپ کی مختلف مجالس میں باتیں، آپ کے ارشادات مختلف زاویوں سے اس طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزے ایمان کی حالت میں رکھے، اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رکھے، اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا کہ ایمان کی حالت اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ خدا تعالیٰ کی پہچان نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ بھاری مرحلہ جو ہم نے طے کرنا ہے وہ خدا شناسی ہے۔ اس کو پہچاننا ہے اور اگر ہماری خدا شناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہے تو ہمارا ایمان ہرگز منور اور چمکیلا نہیں ہو سکتا۔ اور خدا شناسی کس طرح ہو گی؟ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے جلوے سے ہو گی۔ خدا کی پہچان اللہ تعالیٰ کی جو صفت رحیمیت کی ہے اس کے ظاہر ہونے سے ہوتی ہے۔ ایسا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کرنے سے ہو گی جس میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات ہمارے تجربے میں آئیں گی۔ اور یہ باتیں اس وقت تجربے میں آ سکتی ہیں جب خدا کی عبادت اور اس سے تعلق کا غیر معمولی اظہار ہو رہا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت اور فضل اور قدرت کی صفات جب تجربے میں آتی ہیں تو پھر وہ نفسانی جذبات سے چھڑاتی ہیں اور نفسانی جذبات کمزوریٔ ایمان اور کمزوریٔ یقین کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایمان کمزور نہ ہو، اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہو تو نفسانی جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس دنیا کی آسائشیں، اس کی املاک، اس کی دولتیں جس قدر انسان کو پیاری ہیں اتنی اخروی زندگی کی نعمتیں اسے پیاری نہیں۔

(ماخوذ از ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 244 تا 245)

کہنے کو تو انسان کہتا ہے کہ مجھے آخری زندگی کی نعمتیں پیاری ہیں۔ کیونکہ اگر اخروی زندگی کی نعمتیں بھی اتنی ہی پیاری ہوتیں تو پھر ان کو حاصل کرنے کے لئے بھی اتنی ہی کوشش ہوتی جتنی ان دنیاوی چیزوں کے حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہوتی۔ پس واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحیمیت اور وعدوں پر حقیقی ایمان نہیں ہے اور اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

پس اس وضاحت کے بعد ہی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ سکتی ہے کہ یہ ایمان کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ ایک بہت بڑا ٹارگٹ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ صرف تیس دن کے روزے رکھنے کے لئے یا رمضان کا مہینہ آنے کے لئے تیاریاں نہیں ہوتیں، نہ ان کی کوئی اہمیت ہے۔ یہ اہمیت تبھی بڑھتی ہے جب اس مہینے کی ٹریننگ سے ہماری یہ ساری کوششیں سارے سال کے عملوں پر منتج ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فقروں میں ہمارے سامنے پوری زندگی کا لائحہ عمل رکھ دیا۔ ہمارے منہ سے کہہ دینے سے کہ ہم ایمان کی حالت میں روزے رکھ رہے ہیں اس لئے ہمارے سارے گناہ بخشے جائیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا دیا، یہ کافی نہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے ایمان کو اس کسوٹی پر رکھ کر پرکھنا ہو گا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کی کسوٹی ہے۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کسوٹی ہے۔ پس یہ دیکھنا ہے کہ ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔

ایمان کی حالت اور اسے درست کرنے کا طریق بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان دو قسم کا ہے۔ ایک وہ ایمان ہے جو صرف زبان تک محدود ہے اور اس کا اثر افعال اور اعمال پر کچھ نہیں''۔ (زبان تک ایمان ہے۔ اپنے عملوں سے کوئی ایمان ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا)۔ ''دوسری قسم ایمان باللہ کی یہ ہے کہ عملی شہادتیں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب تک یہ دوسری قسم کا ایمان پیدا نہ ہو مَیں نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی خدا کو مانتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا بھی ہو اور پھر گناہ بھی کرتا ہو۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ پہلی قسم کے ماننے والوں کا ہے۔''

آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر یہ دیکھتا ہوں کہ اس اقرار کے ساتھ ہی وہ دنیا کی نجاستوں میں مبتلا اور گناہ کی کدورتوں سے آلودہ ہیں''۔ فرمایا ''پھر وہ کیا بات ہے کہ وہ خاصہ جو ایمان باللہ کا ہے اس کو حاضر ناظر مان کر پیدا نہیں ہوتا؟'' فرمایا ''دیکھو! انسان ایک ادنیٰ درجہ کے چوہڑے چمار کو حاضر ناظر دیکھ کر اس کی چیز نہیں اٹھاتا۔ پھر اس خدا کی مخالفت اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں دلیری اور جرأت کیوں کرتا ہے جس کی بابت کہتا ہے (کہ) مجھے اس کا اقرار ہے'' (میں اس پہ ایمان لاتا ہوں) فرمایا ''مَیں اس بات کو مانتا ہوں کہ دنیا

کے اکثر لوگ ہیں جو اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ کوئی پرمیشر کہتا ہے، کوئی گاڈ کہتا ہے، کوئی اَور نام رکھتا ہے۔ مگر جب عملی پہلو سے ان کے اس ایمان اور اقرار کا امتحان لیا جاوے اور دیکھا جاوے تو کہنا پڑے گا کہ وہ نرا دعویٰ ہے جس کے ساتھ عملی شہادت کوئی نہیں‘‘۔

فرمایا کہ ’’انسان کی فطرت میں یہ امر واقعہ ہے کہ وہ جس چیز پر یقین لاتا ہے اس کے نقصان سے بچنے اور اس کے منافعہ کو لینا چاہتا ہے۔ دیکھو! سنکھیا ایک زہر ہے اور انسان جبکہ اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس کی ایک رَتی بھی ہلاک کرنے کو کافی ہے تو کبھی وہ اس کو کھانے کے لئے دلیری نہیں کرتا اس لئے کہ وہ جانتا ہے (کہ) اس کا کھانا ہلاک ہونا ہے۔ پھر کیوں وہ خدا تعالیٰ کو مان کر ان نتائج کو پیدا نہیں کرتا جو ایمان باللہ کے ہیں‘‘۔ فرمایا ’’اگر سنکھیا کے برابر بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو تو اس کے جذبات اور جوشوں پر موت وارد ہو جاوے۔ مگر نہیں۔ یہ کہنا پڑے گا کہ نرا قول ہی قول ہے۔ ایمان کو یقین کا رنگ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے‘‘ (ایمان جب ہو تو اس پر یقین کامل ہونا چاہئے، اس کو یقین کا رنگ ملنا چاہئے کیونکہ وہ یقین کا رنگ نہیں ہے اس لئے فرمایا کہ نفس کو دھوکا دیتا ہے) ’’اور دھوکا کھاتا ہے جو کہتا ہے کہ مَیں خدا کو مانتا ہوں‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’پس پہلا فرض انسان کا یہ ہے کہ وہ اپنے اس ایمان کو درست کرے جو وہ اللہ پر رکھتا ہے یعنی اس کو اپنے اعمال سے ثابت کر دکھائے کہ کوئی فعل ایسا اس سے سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے احکام کے خلاف ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 312 تا 313، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ایک مومن کا محاسبہ کا طریق۔ رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول بنا ہوتا ہے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی بھی عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اپنے اعمال کی طرف توجہ کرتے ہوئے، ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور پھر اس رمضان کی عبادتوں کو اور اس میں تبدیلیوں کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنا لینا چاہئے۔ اور اس میں جو گناہ معاف ہوئے یا جنت کے دروازے کھولے گئے تو پھر ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ کھلے رہیں۔ اور رمضان کے فیض سے حصہ لینے کے لئے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کے فیض پاتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے روزوں کا جو مقصد رکھا ہے کہ تقویٰ حاصل ہو اس کے بھی معیار حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

تقویٰ میں ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف ذریعہ سے ہمیں جو سمجھایا ہے اس بارے میں بھی آپ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کرتا ہوں۔ انسان کی ایمانی حالت بھی اس وقت ترقی کرتی ہے جب تقویٰ میں ترقی ہو۔ پس جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ایمان کی حالت اور محاسبہ کرتے ہوئے رمضان گزارو تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے، اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرتے ہوئے یہ دن گزارو اور اگر اس میں سے کامیاب گزر گئے تو پھر تقویٰ زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا۔ اپنی عملی حالتوں کو انسان صرف رمضان میں ہی درست نہیں کرے گا بلکہ یہ فیض جاری فیض ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور اسلام کی تعلیم کا مقصد تو تقویٰ پیدا کرنا تھا وہی ہمیں آج نظر نہیں آتا۔ روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں لیکن تقویٰ سے عاری ہونے کی وجہ سے یہی نمازیں اور روزے انہیں گناہگار بنا رہے ہیں۔ یہ اسلام کے نام پر جو آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ دہشت گردی ہو رہی ہے۔ معصوموں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ تقویٰ نہیں رہا۔ ہر روز کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ دو دن پہلے افغانستان میں بھی بڑے ظالمانہ طور پر سو کے قریب لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔ کیا ان لوگوں کو رمضان کوئی فائدہ دے گا یا یہ رمضان کی فضیلت حاصل کرنے والے ہوں گے؟ اس سے فیض پانے والے ہوں گے؟ یقیناً نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے دُور ہٹ رہے ہیں اور یہ تقویٰ سے دُور ہیں۔ اسی لئے اور عین قرآنی تعلیم کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ بغیر تقویٰ کے نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہیں۔ دوزخ کی چابی ہیں۔ اس کی طرف لے جانے والی ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 4، صفحہ 48، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایسے لوگوں کو رمضان کس طرح فائدہ دے سکتا ہے جو تقویٰ سے عاری ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم کرتے ہیں وہ کبھی رمضان سے فیض اٹھانے والے نہیں ہو سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آنے والے ہیں۔

پس ایسے وقت میں جب ہم ظلم و بربریت کے یہ واقعات سنتے اور دیکھتے ہیں تو ہم احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر استغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے کہ اس نے ہمیں ان ظالم لوگوں سے علیحدہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی، اپنے اپنے عملوں پر نظر رکھنی چاہئے، اپنے ایمان کی مضبوطی کی فکر کرنی چاہئے۔ اس بات پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں وہ راستے دکھائے جو خدا تعالیٰ سے ملانے کے راستے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ایمان کی جڑ تقویٰ اور طہارت ہے۔ فرمایا کہ اسی سے ایمان شروع ہوتا ہے اور اسی سے اس کی آبپاشی ہوتی ہے اور نفسانی جذبات دبتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 4، صفحہ 243، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ کے اس ارشاد سے یہ بات مزید کھل گئی کہ ایمان بغیر تقویٰ کے پیدا ہی نہیں ہو سکتا اور نہ صرف یہ کہ ایمان کی جڑ تقویٰ ہے بلکہ ایمان کی حفاظت اور پرورش بھی تقویٰ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ ہوگا تو اعمال نیک ہوں گے اور اعمال نیک ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوں گے تو ایمان میں ترقی پیدا ہوگی۔ اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ رمضان کی فضیلت کے پھل بھی تقویٰ میں بڑھے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ تقویٰ بڑھے گا تو ایمان بڑھے گا، محاسبہ کی طرف توجہ ہوگی۔ اور جب محاسبہ کی طرف توجہ ہوگی، اپنا جائزہ انسان لے گا تو نفسانی جذبات بھی پھر دبیں گے۔ اور جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے نفسانی جذبات کا دبنا ہی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب دلاتا ہے۔

اصل تقویٰ کی حقیقت کو مزید بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ کوئی ہوگا جو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (الشّمس:10) کا مصداق ہوگا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے ہے۔ انسان پاک اور مطہّر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذّات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔‘‘ (اگر لوگوں میں تقویٰ کی قدر ہو تو جو بھی دنیاوی لذات ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی تمہیں حلال ذریعے سے ملیں نہ کہ حرام ذریعہ سے، ناجائز ذریعہ سے)۔ فرمایا کہ ’’چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے اور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا‘‘۔ (جب ایمان کی حالت ختم ہو جاتی ہے تو پھر ہی ایسے فعل سرزد ہوتے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے‘‘۔

کیونکہ مجلس میں ذکر ہو رہا تھا اس لئے اسی بات کا اخبار میں ایک دوسری جگہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ’’حدیث میں آیا ہے کہ چور چوری نہیں کرتا جبکہ مومن ہو۔ یہ بالکل سچی بات ہے۔ بکری کے سر پر اگر شیر ہو تو اس کو حلال کھانا بھی بھول جاتا ہے چہ جائیکہ وہ کسی دوسرے کے کھیت میں جائے۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالیٰ کا خوف ہو تو ممکن نہیں کہ گناہ کرے‘‘۔

فرماتے ہیں کہ ’’اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے۔ بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔‘‘ (بڑے گناہوں سے، چھوٹے گناہوں سے بچ سکے)۔ فرمایا کہ ’’انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حُکّام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ ان کو خوف رہے‘‘۔ (لوگوں کو ان کا خوف رہے) ’’انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا اُس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے‘‘۔ (جب اکیلا سمجھتا ہے تو ظاہر ہے وہ سمجھتا ہے کہ خدا مجھے نہیں دیکھ رہا تو مطلب یہ ہے کہ ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا) ’’اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے دیکھتا ہے۔ ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا‘‘۔ فرماتے ہیں ’’تقویٰ سے سب شئے ہے۔‘‘ (ہر چیز تقویٰ پہ ہی منحصر ہے) ’’قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کیلئے استعانت طلب کرتا ہے۔‘‘ (اِیَّاکَ نَعۡبُدُ انسان کہتا ہے۔ تیری عبادت کرتے ہیں۔ انسان خود عبادت کر رہا ہے، عمل کر رہا ہے لیکن اس کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ وہ عمل کر رہا ہے اور اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہہ دیتا ہے کہ یہ عبادت جو ہے یہ بھی تیری مدد کی وجہ سے ہی ہو رہی ہے۔ تُو توفیق دے رہا ہے تو عبادت ہو رہی ہے ورنہ یہ عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور پھر آئندہ کیلئے بھی مدد طلب کرتا ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ عبادت کی توفیق ملتی رہے۔ پس یہ ہے تقویٰ کا معیار۔

پھر فرمایا کہ ’’دوسری سورت بھی ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ سے شروع ہوتی ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو‘‘۔ (پس تقویٰ ہوگا تو یہ چیزیں قبول ہوں گی۔ اگر تقویٰ نہیں تو یہ چیزیں بھی قابل قبول نہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے۔‘‘ (یعنی انسان کو گناہ کی ترغیب دینے والی جو بھی چیزیں ہیں اگر تقویٰ کامل ہو تو گناہ کی ترغیب دینے والی، گناہ کی طرف لے جانے والی، گناہ کی طرف بلانے والی ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ پھر ختم کر دیتا ہے۔) فرماتے ہیں کہ ’’بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے۔ دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے۔ جس شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی‘‘

آپ فرماتے ہیں ’’ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا (حٰم السجدہ:31) فرماتے ہیں کہ ’’اس سے بھی مراد متقی ہیں‘‘ (یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدے پر قائم ہو گئے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ وہی ہماری سب ضرورتوں کو پوری کرنے والا ہے۔ وہی پالنے والا ہے۔ ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے اتریں گے کہ ڈرو نہ اور تمہارے جو کوئی پچھلے فعل ہیں، عمل ہیں ان پر بھی خوف نہ کھاؤ کیونکہ اب تم نے تقویٰ اختیار کر لیا۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا۔ یعنی ان پر زلزلے آئے، ابتلاء آئے، آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پھرے۔‘‘ (خدا تعالیٰ سے ثابت قدمی کا عہد کر لیا۔ یہ نہیں کہ سال کے سال رمضان آئے گا تو پھر اس پر عمل ہوگا اور تقویٰ اختیار ہوگا اور ایک مہینہ میں جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ استقامت شرط ہے۔) آپ فرماتے ہیں ’’پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ۔ یعنی ان پر فرشتے اترے اور کہا کہ خوف اور حُزن مت کرو‘‘۔ (غم مت کر۔) ’’تمہارا خدا متولّی ہے۔ وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰم السجدہ:31) اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’اس جنّت سے یہاں مراد دنیا کی جنت ہے۔‘‘ (اگلے جہان کی جنت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف
یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو
جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

والوں کو اس جنت کی بشارت دے رہا ہے۔)''جیسے قرآن مجید میں ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ'' (الرحمٰن:47)۔'' پھر فرماتے ہیں'' پھر آگے ہے نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (حٰم السجدہ:31) دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے ولی اور متکفل ہیں۔''(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 251 تا 253، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قائم ہونے والوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں سے بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی ولی اور متکفل ہوتا ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو رمضان میں اپنی حالتوں کو بدلتے ہوئے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ اس طرح اپنی زندگیاں گزاریں۔

تقویٰ اور استقامت اختیار کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ: ''اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے۔''(شروع شروع میں تو صبر کرنا پڑتا ہے۔)''صحابہؓ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتّے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بعض وقت روٹی کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا۔ کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کرسکتا جب تک خدا تعالیٰ بھلائی نہ کرے۔ جب انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے۔ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:3 تا 4)۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔''(آپؑ فرماتے ہیں سچا ایمان لاؤ۔ اس آیت کے دو حصے ہیں۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس رزق کا خیال بھی نہیں آتا) آپ فرماتے ہیں'' خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا۔ استقامت چاہئے۔ انبیاء کو جس قدر درجات ملے ہیں استقامت سے ملے ہیں۔'' فرمایا کہ:'' خالی خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہوسکتا ہے۔''(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 204، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) رمضان میں صرف روزے اور نمازیں پڑھ لیں تو اس سے کچھ نہیں ہوگا۔ مستقل مزاجی ہوگی تو سب کچھ ملے گا۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں متقی بنانا چاہتا ہے تا کہ اس کے بے حساب فضلوں کے دروازے ہم پر کھلیں۔ اور رمضان میں خاص طور وہ پر اپنے فضلوں کے دروازے تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے کھولتا ہے۔

متقی بننے کے لئے نہ صرف برائیوں کو چھوڑنا ہے بلکہ نیکیاں بھی اختیار کرنی ہیں۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:''متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، رِیا، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکّا ہو۔ تو اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے''۔(جتنے گھٹیا اخلاق ہیں ان سے بچے اور جو اچھے اخلاق ہیں ان میں ترقی کرے۔ یہ ضروری شرط ہے۔) فرمایا کہ'' لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے۔''(ایسی نیکیاں اور ایسی خدمات کرے جو قابل تعریف ہوں، غیر معمولی ہوں۔ تقویٰ کے معیار تبھی ملتے ہیں کہ بے نفس ہو کر دوسروں سے نیکیاں کی جائیں۔ اللہ کے حقوق بھی، بندوں کے حقوق بھی ایسے اعلیٰ مقام پر ایسے اعلیٰ درجے کے ہوں جو قابل تعریف ہوں۔) فرمایا کہ'' ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں۔''(جن میں یہ سب باتیں جمع ہو جاتی ہیں)'' وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ (یعنی اگر ایک ایک خُلق فردًا فردًا کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاقِ فاضلہ اس میں نہ ہوں۔) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (الاعراف:197)۔'' فرمایا کہ'' حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلے کے لئے تیار رہو''۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ '' جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔'' (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 400 تا 401، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر تقویٰ کی اہمیت اور اپنی ماموریت کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ''ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جُزوِ اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں۔ یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔'' فرمایا'' اس وقت کُل دنیا کے مذاہب کو دیکھو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے۔ مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکّل نہیں ہو سکتے۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 357 تا 358، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:'' جو لوگ نری بیعت کر کے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ ان کو نفس نے دھوکہ دیا ہے''۔ فرمایا'' دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے اگر وہ اس حد تک نہ پیوے تو شفا کی امید رکھنی فضول ہے۔...... پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے''۔ فرمایا'' اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والوں پر رحم کرتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا''۔ فرمایا کہ'' انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے''۔

آپ فرماتے ہیں کہ'' ہماری جماعت کو ڈرنا چاہئے۔ اگر کسی میں تقویٰ ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہ بچایا جائے گا''۔ فرمایا کہ'' اس سلسلے کو خدا تعالیٰ نے تقویٰ ہی کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ تقویٰ کا میدان بالکل خالی ہے''۔

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 361 تا 363، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک اَور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کیلئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اور پھر رمضان تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش قادیان کا ہے جو مکرم محمد حسین صاحب کے بیٹے تھے۔ 31/مئی 2017ء کو 92 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ 1926ء میں قادیان کے نزدیک گاؤں سیکھواں میں پیدا ہوئے۔ ان کے نانا حضرت میاں امام دین صاحب اور ان کے دو بھائی میاں جمال دین صاحب اور میاں خیر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ خواجہ احمد حسین صاحب کا بچپن انتہائی غربت میں گزرا۔ 9 سال کی عمر میں اپنے خاندان کے ساتھ قادیان آ کر آباد ہوئے اور حالات کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن بچپن میں پڑھائی کا شوق تھا۔ ذاتی کوشش سے پہلے قرآن شریف پڑھنا سیکھ لیا۔ پھر قادیان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجالس عرفان میں شامل ہوتے تھے اور وہیں سے انہوں نے اپنے علم کو بہت بڑھایا۔ تقسیم ملک کے وقت حضرت مصلح موعود کی تحریک پر اپنے والدین سے مشورہ کر کے قادیان میں رہنے پر راضی ہو گئے اور درویشی اختیار کی۔ جہاں جماعت پر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ درویشوں کو گزارہ الاؤنس کے لئے انجمن کے پاس رقم نہیں تھی، وسائل محدود تھے تو تب بعض ہنر مند درویشوں کو کہا گیا کہ باہر جا کر روزگار تلاش کریں۔ آپ ٹیلرنگ کا کام جانتے تھے۔ چنانچہ اس لحاظ سے 1953 سے 62ء تک جنوبی ہند میں قیام کے دوران یہ اپنا روزگار خود مہیا کرتے رہے۔ پھر واپس قادیان آ گئے۔ اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں ان کو خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ 1989ء میں آپ ریٹائر ہو گئے۔ اور جماعتی خدمات کے ساتھ ساتھ قادیان میں مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے انہوں نے اپنی ایک سلائی کی دکان بھی کھول لی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت خاموش اور خوش اخلاق انسان تھے۔

2005ء میں یہاں جلسہ یو۔کے میں ان کو بھی شرکت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے لے کے خلافت خامسہ تک چار خلافتوں کو دیکھنے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ اپنا کام خود کرنے کے عادی تھے۔ اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتے تھے۔ ان کی پہلی شادی ان کے رشتہ داروں میں ہوئی تھی اور کیونکہ جماعت کا حکم تھا کہ عورتوں کو پاکستان بھجوا دیا جائے تو انہوں نے اپنی بیوی کو پاکستان بھجوا دیا۔ یہ ان کی پہلی شادی تھی۔ ان کی والدہ کیونکہ غیر احمدی تھیں اور ان کا صحیح تعاون نہیں تھا تو پھر وہاں سے اس کا تعلق ختم ہو گیا۔ 1953ء میں انہوں نے حیدر آباد دکن سے ایک خاتون حمیدہ بیگم سے دوسری شادی کی۔ ان سے ان کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ آپ کے بیٹے خواجہ بشیر احمد صاحب تعلیم الاسلام سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اور ان کی ایک بیٹی سلیمہ قمر صاحبہ، نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل اشاعت لندن کی اہلیہ ہیں۔ اسی طرح ایک اور داماد بھی آپ کے حفیظ بھٹی صاحب قادیان میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

ان کی بیٹی، نصیر قمر صاحب کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ دعا گو، سادہ مزاج، جفاکش، خوش مزاج، خلافت کے شیدائی، نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اور کہتی ہیں جب مَیں شادی ہو کے ربوہ گئی ہوں تو میں ذرا افسردہ تھی۔ مجھے کہا افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم تو خوش قسمت ہو کہ ہر جمعہ کو خلیفۂ وقت کا خطبہ براہ راست سنا کرو گی۔ ہر وقت مسجد کی طرف ان کی توجہ رہتی کہ ہر نماز میں مسجد میں جایا کروں۔ چند سال پہلے سٹروک ہوا جس کی وجہ سے مسجد نہیں جا سکتے تھے تو ہمیشہ یہ دعا کرتے تھے اور لوگوں کو کہتے تھے کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری ٹانگوں میں اتنی جان ڈال دے کہ مَیں مسجد جاسکوں۔ اور بیشمار نیکیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ باوجود غربت کے، تنگیٔ حالات کے، انہوں نے اپنی بیٹیوں کو بھی پڑھایا اور بی۔اے تک تعلیم دلوائی اور ان کے بیٹے نے بھی بی۔ ایس۔سی، بی۔ ایڈ اور ایم۔اے کیا اور جیسا کہ میں نے بتایا تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اور اولاد در اولاد کو، نسلوں کو خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق دے اور جو قربانیاں انہوں نے کی ہیں وہ آئندہ بھی ان کی اولاد کو بھی اور نسلوں کو بھی یاد رکھنے اور جماعت سے وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے
مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ (1)

مکرمہ امینہ العیساوی صاحبہ کا تعلق مراکش سے ہے جہاں انکی پیدائش 1992ء میں ہوئی۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوری 2012ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں لندن آنے کا موقع بھی عطا فرمایا۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتی ہیں۔

احمدیت میں داخل ہونے سے قبل میری زندگی بہت مختلف تھی۔ اس میں ابہام، تضادات اور غیر منطقی وغیر معقول امور کی بہتات تھی۔ نیز بوسیدہ روایات ومروجہ افکار کی اتباع اور خرافات کی تصدیق جیسے امور دینی زندگی میں بڑی اہمیت کے حامل تھے۔ افسوس کہ اس وقت مجھے علم نہ تھا کہ ان میں سے اکثر عقائد وہ نہیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جن کی اتباع کا ارشاد فرمایا تھا۔

بعض معمولی اور سادہ سوالات

اگرچہ میری پیدائش ایک مسلم گھرانے میں ہوئی اور ہمارا خاندان کئی نسلوں سے مسلمان چلا آتا ہے۔ ہم صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور فروض واجبات کی حتی المقدور ادائیگی کی کوشش کرتے تھے لیکن ہمارے ذہن میں کبھی یہ سوال پیدا نہ ہوا تھا کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں کیا یہ کافی ہے؟ کیا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی باتوں کی اتباع کرنے اور انہی فروض واجبات کو اسی نہج پر ادا کرنے کا ہمیں ارشاد فرمایا تھا؟!

اس طرح کے کئی اور سوال جو بظاہر بہت معمولی اور سادہ تھے لیکن ہم نے کبھی ان کے بارہ میں سوچا تک نہ تھا کیونکہ معاشرے کے رواج اور طور طریقوں کا پاس کرتے کرتے ہمارے دماغوں کی ساخت ہی کچھ ایسی ہو چکی تھی کہ جو بھی گھر میں یا گھر سے باہر کے معاشرے میں یا سکول میں کہا جاتا تھا اسی کو حق وصدق سمجھ کر اپنا لیتے تھے۔ اور مروّجہ افکار کی یہ ایسی خاندانی اور معاشرتی میراث تھی جس سے اِعراض کی کسی کو جرأت نہ تھی۔

ان امور میں سے ایک دو کا ذکر بطور مثال ضروری ہے۔ گھر کے ماحول میں ہم نے یہی سیکھا تھا کہ جنّوں سے ڈر کر رہنا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ناراض ہوکر کسی کے سر پر سوار ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں ہمیں یہ بات سمجھائی جاتی تھی کہ رات کے وقت گرم پانی نالیوں وغیرہ میں نہ گرائیں کیونکہ وہاں جنّ رہتے ہیں اور انہیں تکلیف ہوسکتی ہے۔

ہمیں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ جادو برحق ہے اور لوگ جادو کے ذریعہ ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں خواہ وہ ہم سے کوسوں دور ہی بیٹھے ہوئے ہوں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بعض روایات کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جادو ہو گیا تھا۔

اسی طرح یونیورسٹی میں ہمیں علم ہوا کہ قرآن کریم میں کچھ آیات منسوخ بھی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں اور بجسمہ العنصری آسمان پر مرفوع ہیں۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ کفر بہت بری چیز ہے اور کفار وغیر مسلموں کے خلاف دل میں حِقد رکھنا عین اسلام ہے۔ یہ امور ہمارے دل ودماغ میں ایسے راسخ تھے جیسے ہمیں گھٹی میں پلا دیئے گئے ہوں، اور ہم اس پر فخر کیا کرتے تھے۔ ہم یہ بات بھول ہی گئے تھے کہ خدا تعالیٰ ربّ المسلمین نہیں بلکہ ربّ العالمین ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للمسلمین نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین ہیں۔

احمدیت سے تعارف

زندگی اسی نہج پر رواں دواں تھی کہ 2011ء میں اس میں ایک اہم واقعہ ہوا جس نے زندگی کے دھارے کو یکسر بدل دیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ادریس نامی میرا بڑا بھائی ہمارے شہر سے دور کسی اور شہر میں رہتا تھا۔ اسے دینی امور کے بارہ میں ریسرچ کرنے اور ہر دینی بات کے سننے کا بہت شوق رہتا ہے۔ ایک روز اتفاقاً اسے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا اور وہ اس چینل کے پروگرامز دیکھنے لگ گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے اس بارہ میں میری بڑی بہن کو بتا دیا جو شادی شدہ ہے اور ہمارے شہر میں ہی رہتی ہے۔ پھر میری اس بہن کی جب میری والدہ صاحبہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے میرے نام یہ پیغام بھجوایا کہ ایم ٹی اے العربیہ نامی ایک چینل پر یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ مجھے تو ان باتوں کی کوئی سمجھ نہیں جب تم اس سے ملوگی تو خود ہی اسے یہ بات سمجھا دینا۔ میری بہن نے ایک دکان سے کاغذ قلم لے کر چھوٹے سے ورق پر الحوار المباشر اور ایم ٹی اے کی فریکوئینسی لکھ دی۔

اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔ باوجود کم عمری کے مَیں وقت پر نماز ادا کرنے کی پابند تھی اور مختلف دینی پروگرامز بڑے شوق سے دیکھتی تھی۔ مختلف دینی چینلز پر براجمان مولوی حضرات میں سے میں مصری شیخ حسان کی ہر بات کی آنکھیں بند کر کے تصدیق کرتی اور اسے follow کرتی تھی۔

والدہ صاحبہ گھر تشریف لائیں تو انہوں نے یہ ورق مجھے تھما دیا۔ میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو ایک عجیب تبدیلی محسوس کی کہ روز بروز میرا دیگر دینی چینلز کے ساتھ تعلق کم ہوتا چلا گیا۔ ایم ٹی اے میں کوئی ایسی بات تھی جو مجھے اپنی طرف کھینچتی تھی۔ میرا متعصّبانہ رویہ تبدیل ہوتا چلا گیا اور آہستہ آہستہ باتوں کی سمجھ آنے لگی۔ میں اس چینل کے پروگرامز دیکھتی اور بعد میں اپنی بہن کے ساتھ ان امور کے بارہ میں بحث کرتی۔ اس کی کیفیت بھی مجھ سے کچھ مختلف نہ تھی۔

تبدیلی کا احساس اور مخالفت

دن بدن میرے اندر ایک عجیب احساس پیدا ہونے لگا۔ بعض اوقات جب میں جماعت احمدیہ، اس کے عقائد اور حقائق پر نظر کرتی تو میرے جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا۔ میں ہر وقت انہی عقائد وتفاسیر کے بارہ میں سوچتی رہتی تھی اور بہت کم گو ہوگئی تھی۔ میری اس بدلی ہوئی تنہائی پسند اور خلوت نشیں طبیعت کو سب نے محسوس کیا اور مجھ سے اس کے بارہ میں پوچھا۔ میں نے انہیں جنّات کی حقیقت اور وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں جماعتی موقف بتایا تو وہ مجھے پاگل پن اور جنون کا طعنہ دینے لگے۔ بعض نے کہا کہ تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق ہے؟ تمہاری عمر ابھی بہت چھوٹی ہے اس لئے فی الحال دوسروں کی بات سنو اور اس پر عمل کرو۔ اس عمر میں نئی نئی باتوں میں دلچسپی مناسب نہیں ہے۔ بعض کو نہ جانے ان باتوں میں کیا کچھ نظر آیا کہ جس کی بنا پر انہوں نے مجھے ڈاکٹر سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے شیعہ ہونے کا طعنہ دیا اور بعض نے میرے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ بھی صادر کر دیا۔

استخارہ اور فیصلہ

چونکہ ہمارے معاشرے میں رائج بعض غلط عقائد اس قدر راسخ ہو چکے تھے کہ ان کی موجودگی میں یہ کہنا کہ لوگوں کے سر پر سوار ہونے والے جنّوں کا وجود نہیں ہے یا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں، کسی جرم کے ارتکاب سے کم نہ تھا۔ ان تمام امور کے باوجود میں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی اور تحقیق کا سفر جاری رکھا۔ یہاں تک کہ مجھے ذمہ داری کے بوجھ کا احساس ہونے لگا۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں اپنے خدا کے سامنے ایسی حالت میں کھڑی تھی کہ میرا ذہن طرح طرح کے سوالات کی آماجگاہ بن چکا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی بھاری بوجھ میرے سر پر رکھ دیا گیا ہو۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے ہوئے دعا کی کہ اے اللہ تو میرے لئے حق کو سچا کر کے واضح کر دے اور مجھے اسکی اتباع کی توفیق عطا فرما اور باطل کو جھوٹا کر کے دکھا دے اور مجھے اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرما۔

میں اس وقت اشکوں کے سیلاب میں ڈوبی سوچ و فکر کے کسی اور ہی جہان میں منتقل ہو چکی تھی۔ یہ ایسا احساس تھا جسے میں چاہوں بھی تو الفاظ میں ڈھالنے سے قاصر ہوں۔ یہ صورتحال چند روز تک قائم رہی تا آنکہ وہ دن آ گیا جب میں نے جماعت میں داخل ہوکر سفینۂ نجات میں سوار ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ یہ فیصلہ کوئی آسان نہ تھا لیکن میں اس بارہ میں بالکل مطمئن تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی اندرونی قوت مجھے اس فیصلہ کی جانب کھینچے چلی جا رہی تھی۔

اس موقع پر مجھے اپنی والدہ صاحبہ کی نصائح ابھی تک یاد ہیں۔ وہ مسلسل میری نگرانی کر رہی تھیں اور ہمیشہ مجھے کہتی تھیں کہ امینہ! کیا تمہیں ان لوگوں کی صداقت پر پورا یقین ہے؟ مجھے تمہاری بہت فکر ہے۔

بیعت

میری والدہ زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہیں اور بہت سادہ ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ میری فکر نہ کریں کیونکہ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ میری والدہ نے یہ سنا تو حیران ہوتے ہوئے کہا کہ تم کس کی بیعت کرنا چاہتی ہو؟ پھر خود ہی کہنے لگیں کہ تم پڑھی لکھی ہو اور ان امور کو بہتر جانتی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم کوئی غلط فیصلہ نہیں کروگی۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے صرف آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔

یہ کہہ کر میں نے جماعت کی عربی ویب سائٹ کھولی اور وہاں پر یہ پیغام لکھا کہ میرا نام امینہ ہے اور میں امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتی ہوں۔

تقریباً دو ہفتوں کے بعد مجھے ایک عورت کی فون کال موصول ہوئی۔ میرا نام پوچھنے کے بعد اس نے کہا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ مراکش سے ہے۔ یہ بات سنتے ہی میں حیرت زدہ ہو کر رہ گئی۔ میں تصور بھی نہ کرسکتی تھی کہ مراکش میں احمدی احباب موجود ہیں۔

دوست، بھائی اور بہن کی بیعت

مجھے یاد ہے کہ اس وقت میں کچن میں تھی اور یہ سنتے ہی شدتِ جذبات کی وجہ سے میرے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ میں نے اس فون کال کے بعد اپنی بہن کو بتایا کہ میں نے بیعت کرلی ہے۔ اس نے مجھے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس نے بھی بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ بہر حال میں نے اس کے بعد باضابطہ طور پر بیعت فارم پُر کر دیا۔ مجھے یاد ہے کہ اس وقت میرے ساتھ سمیہ نامی میری ایک دوست بھی تھی۔ میں بیعت فارم پر دستخط کرتے ہوئے یوں محسوس کر رہی تھی جیسے آج میری نئی پیدائش ہوئی ہو جبکہ میری یہ دوست میری طرف عجیب وغریب نظروں سے دیکھ رہی تھی جن میں استغراب وحیرت نمایاں تھی۔ ایسے لگتا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ امینہ تم یہ کیا کر رہی ہو؟!

سمیّہ میرے اس سفر میں میرے ساتھ ساتھ رہی۔ میں نے اسے ہر بات کی مکمل تفصیل وتشریح بتائی، اس کے ہر سوال کا تفصیلی جواب دیا، لیکن وہ بیعت کی طرف مائل نہ ہوئی۔ وہ ہمیشہ خاموش ہوجاتی اور شک کا اظہار کرتے ہوئے کہتی کہ ہوسکتا ہے تمہارا اقدام غلط ہو۔ اس کے علاوہ اس نے کبھی جماعت کے خلاف کوئی بات نہ کی بلکہ اس کا طریق یہ تھا کہ ہر بات خاموشی سے سنتی رہتی تھی۔ بالآخر پانچ سال کی تحقیق اور سوالات کے بعد خدا کے فضل سے اب اس نے بھی بیعت کرلی ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد میری بڑی بہن اور اس بھائی نے بھی بیعت کرلی جس کے ذریعہ ہمیں احمدیت کے بارہ میں علم ہوا تھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ سب سے پہلے میرے بھائی کو جماعت کا پتہ چلا پھر اس نے میری بڑی بہن کو بتایا اور سب سے آخر پر انہوں نے مجھے اس بارہ میں بتایا۔ میری بیعت پر میرے بھائی نے کہا کہ چھوٹی عمر ہونے کے باعث میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم اس بارہ میں اس قدر تحقیق کروگی کہ ہم سب سے پہلے بیعت کرلوگی۔

بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کر کے مجھے محسوس ہوا جیسے مجھے بوسیدہ رسم و تقلید اور وراثتی عقائد سے رہائی مل گئی ہو۔ یہ وہی عقائد تھے جن کا حقیقی اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اب میں نے حقیقی اسلام کی کھلی فضاؤں میں سانس لیتے ہوئے نئی روحانی زندگی کا آغاز کیا تھا۔

بیعت کے بعد میری زندگی دن بدن بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئی۔ میرا طرز کلام اچھا ہوگیا۔ میرے اخلاق، میری عبادتیں حتی کہ میرا لباس بھی پہلے کی نسبت زیادہ باوقار ہوگیا۔ ہر چیز میں بہتری کو میرے اردگرد کے تمام لوگوں نے بھی محسوس کیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28؍اپریل 2017)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 20

☆اسکے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ اگر کسی کے لئے حج کر سکتے ہیں تو کیا کسی کے لئے عمرہ بھی کر سکتے ہیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کسی کے لئے حج کر سکتے ہیں تو عمرہ کیوں نہیں کر سکتے؟ عمرہ بھی کر سکتے ہیں۔

☆اسکے بعد ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض واقفاتِ نَو نے لکھوایا تھا کہ ہم فلاں فیلڈ میں جائیں گے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں جاسکیں۔ شادی ہوگئی اور بچے ہوگئے اور اس کے بعد اُس فیلڈ میں نہیں گئیں۔ تو ایسی واقفاتِ نَو کے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تبلیغ کا فیلڈ تو ہر ایک کے لئے خالی پڑا ہے۔ اگر بچے ہوگئے ہیں تو بچوں کی تربیت کا فیلڈ تو خالی پڑا ہے۔ عبادتوں کا فیلڈ تو خالی پڑا ہے۔ عبادتوں کے نمونے دکھائیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں اور اپنے ماحول میں تبلیغ کریں اور اگر لجنہ کی طرف سے کوئی کام ملتا ہے تو اس کو ایک واقفِ زندگی کی طرح کریں۔

☆اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ ہماری جماعت کا slogan 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہے لیکن بعض تنظیمیں ہیں اور بعض لوگ ہیں جو معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں۔ ان کے بارہ میں کیا کہنا چاہئے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے اس حوالہ سے ایک خطبہ بھی دیا تھا۔ خطبے سنا کریں اور اُن کے points لیکر یاد رکھا کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا جو بھی slogan ہے وہ لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه سے بنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ظالم کی بھی مدد کرو اور مظلوم کی بھی مدد کرو۔ صحابہ نے پوچھا کہ ظالم کی مدد کس طرح کی جائے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کو ظلم کرنے سے روکو، اس کو سمجھاؤ۔ ہاتھ سے روکو یا زبان سے روکو۔ ورنہ دعا کرو۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر ایک کے ساتھ پیار کا معیار ایک جیسا نہیں ہوسکتا۔ آپ کا جو اپنے بچے کے ساتھ پیار ہے اس کا معیار اور ہے، جو ماں باپ کے ساتھ پیار ہے اس کا معیار اور ہے، جو بہن بھائیوں سے ہے وہ اَور ہے، جو دوستوں سے ہے وہ اَور ہے۔ ہر ایک سے پیار کا معیار مختلف ہے۔ اب چور سے تو ہم ہمدردی نہیں کر سکتے کہ تم نے چوری کی ہے۔ لیکن ہمیں بحیثیت انسان اُس شخص سے ہمدردی ہے لیکن اُس کے عمل سے ہمیں ہمدردی نہیں ہے۔ اُس شخص کیلئے جو کسی قسم کا کوئی بھی غلط کام کرتا ہے اس کیلئے پیار اور ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ اگر اُسے ہاتھ سے نہیں روک سکتے، زبان سے نہیں روک سکتے تو دعا کرکے روکیں۔ لیکن اگر دل میں کینہ بٹھا کر اُسے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں تو یہ نفرت ہے۔ پیار کے بڑے وسیع معانی ہیں۔ صرف ظاہری معانی نہیں لینے چاہئیں۔ اگر آپ کے دلوں میں ایسے شخص کیلئے کینہ پیدا ہوتا ہے تو پھر وہ نفرت بن جاتی ہے۔ لیکن اگر اُس کی اصلاح کی کوشش ہے تو پھر وہ پیار کا ہی ایک معیار ہوتا ہے۔

☆ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرا تبلیغ کے حوالہ سے سوال ہے۔ کافی لوگ جماعت سے بہت متأثر ہوتے ہیں، خلافت سے بھی متأثر ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود جماعت میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔ تو ایسے لوگوں کو کیسے گائیڈ کرنا چاہئے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نہیں شامل ہونا چاہتے تو نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ 'ہدایت دینا اور اُسے جماعت میں شامل کرنا میرا کام ہے، تمہارا نہیں۔' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا 'بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ'۔ پس آپ کا کام تبلیغ کرنا ہے۔ اُن تک پیغام پہنچادیں۔ جو نیک فطرت ہوں گے اور جن میں خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا وہ آجائیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو جماعت کو بھی اچھا سمجھتے ہیں اور خلافت کو بھی اچھا سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دعا کریں کہ اُن کے احمدی ہونے میں جو روک پیدا ہوگئی ہے وہ ختم ہوجائے اور وہ بیعت کرلیں۔ کیونکہ اصل چیز تو بیعت ہی ہے۔ آپ لوگوں کا کام ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا کریں۔ زبردستی تو نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی کو زبردستی احمدی بنایا جاسکتا ہے۔ پیغام پہنچادیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اس طرح کم ازکم پیغام تو پہنچ جائے گا۔ پھر ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ اُن کی جو روکیں ہیں وہ دور ہوجائیں گی یا انہیں دنیا کا خوف دور ہوجائے گا، یا جماعت اتنی ترقی کرجائے گی کہ سب کو پتہ لگ جائے گا کہ لوگ اس میں شامل ہورہے ہیں تو اس وقت لوگوں کے پاس یہ بہانہ نہیں ہوگا کہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ جماعت کیا چیز ہے۔ تو جب وہ breakthrough ہوگا تو انشاء اللہ لوگ شامل ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسی لئے 'فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا' کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ کا کام استغفار کرنا اور دعا کرنا ہے۔ وہ کرتے چلے جائیں اور پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔

☆ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میں نے انجینئرنگ میں بیچلرز کیا ہوا ہے اور intelligent systems میں ماسٹرز کررہی ہوں۔ ماسٹر کے کورس میں تین فیلڈز ہیں جس میں مَیں جاسکتی ہوں۔ ایک artificial intelligence ہے، دوسری میڈیکل devices بنانے کی فیلڈ ہے اور تیسرا disabled افراد کیلئے intelligence سسٹم بنانے کی فیلڈ ہے۔ ان میں سے مجھے کونسی فیلڈ اختیار کرنی چاہئے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تیسری فیلڈ ہے disable لوگوں کیلئے intelligence system بنانے کی اُس فیلڈ میں چلی جائیں۔ بلکہ جب یہ کریں تو ہم نے ربوہ میں بھی معذور افراد کے لئے ایک سکول کھولا ہوا ہے۔ وہاں بھی وقفِ عارضی کرکے آئیں۔

☆ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب دورے پر جاتے ہیں تو کیا اپنی packing خود کرتے ہیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں خود نہیں کرتا۔ اللہ کے فضل سے میری بیوی کرتی ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے اپنی والدہ کیلئے جنہیں brain tumour کا عارضہ ہے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ یہاں جرمنی میں parental leave benefit ملتا ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب بچہ ایک سال کا ہوجائے تو مائیں جلد از جلد اپنے کام پر واپس جائیں اور دوسرا اس کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ باپ بھی بچوں کی دیکھ بھال کریں۔ یہاں کی سوسائٹی اگر اس طرح کی باتوں کو follow کرے تو کیا وہ ترقی کرسکتی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر گورنمنٹ maternity benefits دیتی ہے تو وہ ایک حق ہے جو حکومت نے دیا ہوا ہے۔ اس پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ اگر کوئی مرد ایسا کرتا ہے کہ گورنمنٹ سے پیسے لے لئے اور کام پر جانا چھوڑ دیا اور کہا کہ تم بچے پالو اور میں باہر سیر پر جارہا ہوں تو یہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر بیوی کا ہاتھ بٹا رہے ہیں اور بچوں کی دیکھ بھال کررہے ہیں تو پھر جائز ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں اپنی پھوپھو کے بارہ میں فرمایا تھا کہ انہوں نے لاٹری لی تھی۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے تو کہیں بھی لاٹری کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لاٹری تو حرام ہے۔ میں نے پرائز بانڈ کہا تھا۔ پاکستان میں پرائز بانڈز چلتے ہیں اور پرائز بانڈ ایسی چیز ہے جو جائز ہے۔ کیونکہ اگر آپ پرائز بانڈ خریدتی ہیں تو اس کے بعد اُس کو بیچ بھی سکتی ہیں۔ لاٹری میں تو ہوتا ہے کہ ایک لاٹری نکل آتی ہے اور باقی ساری ضائع ہوجاتی ہیں۔ لیکن پرائز بانڈ گورنمنٹ کی سکیم ہے۔ اگر ایک سو روپے کا پرائز بانڈ ہے جو ایک بار نہیں نکلا تو ہوسکتا ہے اگلی بار نکل آئے۔ اگر نہیں نکلتا اور چار، پانچ یا دس سال پڑا رہتا ہے تو پھر بھی آپ کو اپنا سو روپیہ واپس مل جائے گا۔ اسی طرح یوکے میں بھی پرائز بانڈ سسٹم ہے۔ پرائز بانڈ خریدنا بالکل جائز ہے لیکن لاٹری ایک دفعہ لی اور وہ ضائع ہوگئی۔ اس میں دو یا تین انعام نکلے اور ختم ہوگئے۔ لیکن پرائز بانڈ میں ایک فرسٹ پرائز ہوتا ہے، پھر سیکنڈ پرائز ہوتا ہے، پھر تھرڈ پرائز ہوتا ہے اور پھر بیشمار پرائز ہوتے ہیں۔ اور پرائز بانڈ کی value ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اگر سو روپیہ کا پرائز بانڈ ہے تو وہ اسی طرح ہے جیسے سو روپیہ کا نوٹ رکھا ہوا ہے۔ اگر پانچ ہزار روپے کا پرائز بانڈ ہے تو ایسے ہی جیسے پانچ ہزار روپیہ گھر میں پڑا ہے۔ اس لئے بانڈ اور لاٹری میں بڑا فرق ہے۔ لاٹری تو ایک جوُا ہے جبکہ بانڈ جوُا نہیں ہے۔

☆ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرے جڑواں دو بچے ہیں۔ اُن کی تربیت کی بڑی فکر ہوتی ہے۔ کیا حضور اپنے personal experience سے کوئی advice دے سکتے ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنا نمونہ قائم کریں۔ آپ کی نمازیں اچھی ہوں۔ بچوں کو پتہ ہو کہ آپ نمازیں پڑھنے والی ہیں۔ جو مائیں اور باپ نمازیں پڑھنے والے ہیں اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی گھر میں خود ہی جائے نماز بچھاتے ہیں اور اللہ اکبر کہہ کر نمازیں پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔ تو بچپن سے ہی بچوں کو ایسی عادت ڈالیں۔ پھر میاں بیوی کا جو آپس کا تعلق ہے اس میں اچھی زبان ہونی چاہئے اور اچھے اخلاق ہونے چاہئیں۔ آپس میں بات چیت نرم ہو اور پیار محبت والی ہو تو بچوں کو بھی احساس ہو کہ پیار محبت کی باتیں کرنی ہیں، گالم گلوچ نہیں کرنی۔ اس طرح اپنے نمونے دکھائیں۔ یہی میں نے دیکھا ہے کہ اگر اپنے نمونے دکھائیں تو بچوں پر بہرحال اثر ہوتا ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میں ڈاکٹر ہوں اور یہاں احمدی ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن بنی ہوئی ہے۔ لجنہ کی بھی ایسوسی ایشن ہے۔ ہم بحیثیت احمدی ڈاکٹرز اس ایسوسی ایشن میں رہ کر کیا کرسکتے ہیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی ایسوسی ایشن کے اصول وضوابط یا by-laws نہیں بنے ہوئے؟ اس میں ایک تو یہ ہے کہ وقفِ عارضی کے لئے جائیں۔ افریقہ میں ہمارے ہسپتال ہیں وہاں احمدی ڈاکٹر وقفِ عارضی کے لئے جاسکتے ہیں۔ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں جاسکتے ہیں۔ قادیان میں جاسکتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ جو پیسے کمانے والے ہیں وہ غریب students کے لئے سکالرشپ بھی جاری کرسکتے ہیں۔ اسی طرح عمومی طور پر کیمپ لگا کر خدمتِ خلق کے کام یہاں بھی کرسکتے ہیں۔ ریفیوجیز کیمپس میں جاکر خدمت کرسکتے ہیں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فوراً بیعت نہیں کی بلکہ تیس چالیس دن بعد بیعت کی۔ اس میں کیا حکمت تھی؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوگی۔ کچھ مصروفیات ہوں گی یا کوئی وجہ ہوگی لیکن حضرت علی رضی اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کامل اطاعت کی ہے۔ اس چیز کو تو شیعوں نے زیادہ اُٹھایا ہوا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت نہیں کی تھی۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہیں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دن یا ایک لمحہ کے لئے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت سے باہر گئے ہوں۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک کتاب بھی لکھی ہوئی ہے۔ اب آپ بڑی ہوگئی ہیں اور وقفِ نو میں بھی ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ نمازِ وتر میں دعائے قنوت اگر بھول جائیں تو ضروری ہے کہ وہ رکعت دوبارہ پڑھیں؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں دوبارہ رکعت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اگر بھول گئے تو کوئی بات نہیں۔ نہ سجدہ سہو کی ضرورت ہے اور نہ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔

☆ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ جب میاں بیوی کی شادی ہوتی ہے تو دونوں کو ایک دوسرے سے بڑی توقعات ہوتی ہیں۔ لیکن جب توقعات پر پورا نہیں اترتے تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں ہوتی ہیں جو کہ بعد میں بڑی لڑائیاں بن جاتی ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو میاں بیوی زیادہ امیدیں رکھتے ہیں وہ دونوں ہی غلط کرتے ہیں۔ کسی آئیڈیل کی

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہوجاؤ"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

تلاش نہیں کرنی چاہئے۔ جو زندگی کی اور دنیا کی حقیقت ہے اس کو سمجھنا چاہئے۔ کوئی بھی انسان perfect نہیں ہوتا۔ عورت میں کمیاں، کمزوریاں اور shortcomings ہوتی ہیں اور مَردوں میں بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے میرے پاس جب ایسے جوڑے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شادی کے بعد نصیحت کریں تو میں انہیں کہتا ہوں کہ اپنی آنکھ، کان اور زبان ایک دوسرے کی برائیاں دیکھ کر بند کر لو تو تمہارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ میاں بھی اپنی آنکھ، کان اور زبان بند کر لے اور بیوی بھی کر لے۔ اگر تلاش کرنے لگو تو کھود کھود کر کئی باتیں مل جائیں گی۔ جیسے بات بنی ہوئی ہے کہ آٹا گوندھتے وقت کہنی کیوں ہل رہی ہے۔ اس پر بھی لڑائی ہو جاتی ہے۔

اسی واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کس موقع پر بیگم صاحبہ کو تحفہ دیتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی خاص موقع پر تو نہیں دیتا۔ عیدوں وغیرہ پر عیدی وغیرہ دے دیتا ہوں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ میں یہاں ایک ادارے میں گئی تھی جہاں ایک مرد بیٹھا ہوا تھا جس نے سلام کیلئے آگے ہاتھ کر دیا تھا۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ایک آدھ مرتبہ ایسا ہوا ہے اور میں تو یہی کرتا ہوں کہ آگے تھوڑا جھک جاتا ہوں جس سے اگلے بندے کو سمجھ آ جاتی ہے۔ یہ تو آپ نے اپنے آپ کو خود بچانا ہے۔ اگر معاشرہ سے ڈرتی ہیں تو پھر کچھ نہیں ہوگا۔ دو چار مرتبہ ایسا کریں گی اور اگلے کو بتا دیں گی کہ میرا مذہب مجھے یہ کہتا ہے کہ مردوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملانا تو وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے اگر اپنی مذہبی تعلیم کو پھیلانا ہے، لوگوں کو اس کے بارہ میں بتانا ہے اور اس پر قائم رہنا ہے تو پھر بعض دفعہ لوگوں کے دلوں میں چھوٹی موٹی بے چینیاں پیدا ہوں گی اور وہ تو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ یہ کوئی آج کی بات نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہی ایسے ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے۔ اس دور کی بات ہے جب Indo-pak ایک continent تھا اور انگریزوں کے زیرِ اثر تھا اور ان کے وائسرائے اور لارڈز اور گورنر وغیرہ ہوتے تھے۔ ان میں سے بعضوں کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذاتی تعلقات بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ میں دہلی گیا ہوا تھا تو وہاں ایک لارڈ نے میری دعوت کی تو میں نے اُسے کہا کہ مجھے نہ بلاؤ کیونکہ وہاں اور بھی بہت سارے لوگ ہوں گے اور عورتیں بھی ہوں گی اور میں نے عورتوں سے سلام نہیں کرنا تو اس سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اس پر اس نے کہا کہ کوئی بات نہیں، آپ آ جائیں۔ تو میں نے کہا ٹھیک ہے، میں پھر ایک کونے میں بیٹھوں گا تو وہاں ایک کونے میں بیٹھ گئے لیکن وہاں بھی ایک پرانا واقف انگریز ملنے کے لئے آ گیا اور اس کی بیوی نے ہاتھ بڑھا دیا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری طرف سے معذرت ہے میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ اس پر وہ عورت بڑی ناراض ہوئی اور وہ انگریز خود بھی بڑا شرمندہ ہوا اور بعد میں لکھا کہ میں ساری رات بے چین رہا کہ آپ بھی کہتے ہوں گے کہ میرے آپ کے ساتھ اتنے پرانے تعلقات ہیں اور مجھے اسلام کی تعلیم کا بھی پتہ ہے اس کے باوجود میں نے اپنی بیوی کو نہیں بتایا کہ سلام کے لئے آگے ہاتھ مت بڑھانا اور بیوی کے لئے بھی میں علیحدہ پریشان رہا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے کہا کہ میں نے بعد میں اس کو خط بھی لکھا اور اس کی دعوت بھی کی اور اس کی بیوی کو بھی بلایا۔ انہیں کھانا وغیرہ کھلایا اور ان کی اچھی دعوت ہو گئی اور ان کی تسلی ہو گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر قریبی تعلقات ہوں تو ایسی صورت بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ایک آدھ بار ہی ملنا ہے تو پھر دور سے کہہ دیں کہ السلام علیکم۔

☆ پھر ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میری پھوپھو کو پاکستان (لاہور) میں شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کیلئے دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ سو ڈالر اور ایک موبائل کی خاطر اُن کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جس نے قتل کیا ہے وہ ایک الیکٹریشن تھا جس نے وہاں سے صرف 100 ڈالر چوری کئے ہیں اور ایک موبائل چوری کیا اور اس کی خاطر انہیں شہید کر دیا۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ اسلام میں کُل چھ کلمے ہیں جیسے کلمۂ طیبہ اور کلمۂ شہادت۔ باقی کلموں کی کیا اہمیت ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غیر احمدیوں نے کئی کلمے بنائے ہوئے ہیں۔ اصل کلمہ تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہی ہے۔ اور بعض موقعوں پر أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ بھی پڑھا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہی ثابت ہوتے ہیں، باقی تو جتنے مرضی کلمے بنا لیں۔

☆ اسی واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ یہاں بچوں کی سالگرہ وغیرہ کے موقع پر اُن کے گھر والے کیک وغیرہ یا کوئی اور چیزیں پیک کر کے کلاس کے بچوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ سکول میں بچوں میں ٹافیاں، گولیاں، چاکلیٹ یا کیک وغیرہ بانٹتے ہیں تو آپ بھی بانٹ دیا کریں۔ لیکن بچوں کو یہ بھی بتائیں کہ ہماری سالگرہ یہ ہے کہ ہم غریبوں کو بھی دیتے ہیں۔ بچے سے کچھ صدقہ دلوائیں اور اسے کہیں کہ دعا کرو کہ اللہ مجھے نیک بنائے۔ لیکن گھر میں سالگرہ نہیں منانی۔ اگر لوگ سکول میں بچوں میں ٹافیاں، کیک وغیرہ بانٹتے ہیں تو آپ بھی کر لیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خاص رسم کے طور پر سالگرہ منانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن سکول میں سال میں ایک آدھ مرتبہ اگر دوسرے بچے بانٹتے ہیں تو پھر اگر آپ کے بچے بھی دے دیں تو کوئی حرج بھی نہیں ہے کیونکہ دوسرے بچے پوچھتے ہیں کہ تمہاری سالگرہ کب ہے؟ یہ کوئی اتنا بڑا شرعی مسئلہ بھی نہیں ہے کہ اس کی پابندی نہایت ضروری ہے لیکن اس لحاظ سے بہرحال اہم ہے کہ فضول خرچی نہ کی جائے اور گھروں میں دعوتیں نہ کی جائیں اور گھروں میں سالگرہ نہ منائی جائے۔ ایسے موقعوں پر اپنے بچوں سے کہیں کہ تم اپنی کلاس کے بچوں کے لئے تو بے شک ٹافیاں، گولیاں چاکلیٹ یا کیک وغیرہ لے جاؤ لیکن تمہیں یہ پتہ ہونا چاہئے کہ اپنی سالگرہ والے دن تم نے غریبوں کی مدد کرنی ہے۔ اس لئے چیریٹی میں کچھ دو، کچھ صدقہ دو اور دعا کرو۔ اگر یہ سب کر لیتے ہیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن بہرحال زبردستی بوجھ ڈال کر نہیں کرنا۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے تیسری جنگِ عظیم کے حوالہ سے سوال کیا کہ تیسری جنگِ عظیم کے بعد سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد جماعت کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ کیسے ہوگا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو یہ کس نے کہہ دیا ہے کہ سب کچھ ہی ختم ہو جائے گا۔ تیسری جنگِ عظیم تو ہوگی لیکن بہت ساری دنیا بچ بھی جائے گی۔ سب کچھ تو ختم نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائیں جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

تو اللہ تعالیٰ سے پیار کرو، اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو تو اُس آگ سے جو جنگِ عظیم کی آگ ہے اس سے بچ جاؤ گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ کے بعد جو لوگ بچ جائیں گے انہیں کم از کم یہ پتہ ہوگا کہ انہیں پہلے ہی بتایا ہوا تھا کہ جنگ ہونی ہے اس لئے اس کے بعد بہت سارے لوگ اسلام میں بھی داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ باقی رابطہ سیٹلائٹ فون کے ذریعہ ہو جائے گا۔ ہر جماعت میں ایک سیٹلائٹ فون رکھ لیں تو ٹھیک ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ لڑکوں کی مہندی نہیں ہوتی۔ لیکن مہندی والی رات اُن کی بہنیں یا بھابیاں وغیرہ مل کر گانے وغیرہ گا سکتی ہیں یا نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے یہ بتائیں کہ شریعت میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ مہندی کرنی ضروری ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اور شریعت کے لحاظ سے بھی صرف ایک فنکشن جو کہ ولیمہ کا فنکشن ہے وہ ضروری ہے۔ اس موقع پر اگر لڑکیاں رونق لگا کر کچھ گانا وغیرہ کرنا چاہتی ہیں تو کر سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر قریبی رشتہ داروں نے کوئی رونق وغیرہ لگانی ہے تو کر لیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسکے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن کوئی ایسی بھی ضروری چیز نہیں ہے کہ لازمی کرنی ہے۔ لیکن اتنی سختی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اگر گھر میں بیٹھ کر بہن بھائی، بھابیاں یا ماں باپ یا بعض قریبی رشتہ دار ماموں، پھوپھیاں وغیرہ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور رونق لگ جاتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ ہمارے حلقہ کی ایک لجنہ نے بتایا کہ وہ کسی ڈاکٹر کے پاس گئی تھیں اور ڈاکٹر نے آگے ہاتھ بڑھا دیا تھا جس پر انہوں نے ڈاکٹر سے ہاتھ ملا دیا تھا۔ اس پر میں نے اُن سے کہا کہ ہاتھ ملانا تو منع ہے۔ اس پر اُس آنٹی نے جواب دیا کہ نہ تو اس کے دل میں کوئی برائی تھی اور نہ میرے دل میں۔ اس لئے ہاتھ ملانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ غلط کہتی ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ دل میں برائی نہ ہو تو ایسا کر سکتے ہیں؟ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اسلام کے جو احکامات ہیں وہ ہر ممکنہ چیز کو cover کرتے ہیں۔ سو میں سے اسّی نوے فیصد جو مرد عورتیں ہاتھ ملاتے ہیں تو ان کے دل میں برائی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ نعوذ باللہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں عورتوں کے لئے کوئی برائی تھی؟ یا عورتوں کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کوئی برائی تھی؟ کئی واقعات ایسے ملتے ہیں کہ عورتوں نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا کہ ہماری بیعت لے لیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہم عورتوں سے ہاتھ ملا کر بیعت نہیں لیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کئی واقعات حدیثوں سے ثابت ہیں۔ بیعت جو کہ ایک پاکیزہ طریق کار ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام دیکھیں۔ اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ پھر اس کے بعد باقی بُرائی کیا رہ گئی؟ یہ سب بہانے ہیں۔ لوگ اس معاشرے میں آ کر ڈر جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنی تعلیم بتائیں اور اپنا ایمان مضبوط ہو اُن کے ماحول میں ڈھل جانا ویسے ہی بزدلی ہے۔ تو جس عورت نے بھی ایسا کیا ہے وہ نہایت بزدل عورت تھی۔

☆ اسی واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال پردہ کے حوالہ سے ہے کہ بعض عورتوں سے جب کہا جائے کہ پردہ کریں تو کہتے ہیں کہ یہاں کوئی احمدی نہیں ہے۔ اس لئے پردہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا پردہ صرف احمدیوں سے ہی کرنا ہے؟ ان سے کہیں کہ یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ صرف احمدیوں سے ہی پردہ کرو۔ بلکہ جب پردہ کا حکم آیا ہے اس سے پہلے ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کے ساتھ بڑی غلط حرکت کی تھی کہ اُس کی چادر وغیرہ کھینچنے کی کوشش کی۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم دینا ہی تھا لیکن یہ بھی ایک وجہ بن گئی۔ تو یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ تم نے صرف احمدیوں سے ہی پردہ کرنا ہے۔ کیا خطرہ صرف احمدیوں سے ہی ہے؟ غیر احمدیوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے؟ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ تم نے صرف مسلمانوں سے ہی پردہ کرنا ہے۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اپنی چادر کو اپنے سر پر ڈالو اور اپنی اوڑھنیوں سے اپنے سینے ڈھانپو۔ اس لئے اگر وہ ایسا کہتی ہیں تو غلط کہتی ہیں۔ وہ اپنی نئی شریعتیں پھیلا رہی ہیں۔ آپ لوگ واقفاتِ نَو اسی لئے ہیں کہ ایسی عورتوں سے کہیں کہ اپنی بدعات نہ پیدا کرو اور اپنی اپنی شریعتیں نہ پھیلاؤ۔ آپ نے ان لوگوں کی اصلاح کرنی ہے۔ اس وقت میرے سامنے 230 واقفاتِ نَو جو بیٹھی ہیں اگر یہ ساری اصلاح کے لئے کھڑی ہو جائیں تو خود ہی لوگوں کے دماغ ٹھیک ہو جائیں گے۔

☆ ایک اور واقفۂ نَو نے پردہ کے حوالہ سے سوال کیا کہ جب ہم کسی جاب کے لئے اپلائی کرتے ہیں تو اکثر پہلی شرط ہی یہ رکھی ہوتی ہے کہ اگر آپ سکارف لیتے ہیں تو آپ یہ جاب نہیں کر سکتے۔ تو اس حوالہ سے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ دیکھ لیں کہ آپ نے جو دین کو دنیا پر مقدّم

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

رکھنے کا عہد کیا ہے اُس کو پورا کرنا ہے یا نہیں کرنا؟ یہ سوال اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کیا جاب ضروری ہے؟ اگر بھوکی مر رہی ہیں پھر تو سؤر کھانے کی بھی اجازت ہے۔ اگر تو بھوکے نہیں مر رہے اور گزارا ہو رہا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ صرف جاب کرنے کیلئے آپ اپنے پردے چھوڑ دیں ہاں اگر کوئی بھوکا مر رہا ہے اور گزارا ہو ہی نہیں رہا اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے وقتی طور پر جاب کے وقت پردہ اتار لیا لیکن وہاں سے نکلتے ہی فوری طور پر پردہ ہونا چاہئے۔ یا بعض پروفیشن ہیں، سائنٹسٹس ہیں یا ڈاکٹرز ہیں ان کا ایک اپنا لباس ہوتا ہے جو انہیں پہننا پڑتا ہے۔ وہ مجبوری ہے۔ وہاں تو برقعے پہن کر نہیں جاسکتیں۔ لیبارٹری ہے یا آپریشن تھیٹر ہے اس میں وہ خاص لباس پہن لیں لیکن اسکے بعد پھر پردہ ہونا چاہئے۔

☆ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرے دو بچے ہیں جنہیں ایک بیماری ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ کزن میرج کی وجہ سے ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہی بیماری جب یورپ میں یہاں کے دوسرے لوگوں کو ہوتی ہے تو کیا وہ کزنوں سے شادی کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے؟ یہ بیماری تو جرمنوں میں بھی ہے۔ یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ قرآن کریم اگر کہتا ہے کہ شادیاں ہوسکتی ہیں اور کئی نسلوں سے ہو رہی ہیں۔ میرے اپنے خاندان میں بہت سارے کزنوں کی آپس میں شادیاں ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے سب ٹھیک ٹھاک ہیں۔

☆ایک اور واقفۂ نَو نے پردہ کے حوالہ سے عرض کیا کہ جلسہ گاہ میں برقعے فروخت ہوتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو برقعے سیل (sale) ہوتے ہیں ان میں برقعہ کم اور فیشن زیادہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کا یہی سوال ہے تو پھر صدر لجنہ کو چاہئے کہ مارکیٹ میں ایسے برقعوں کو غائب کروادیں۔ ایسے لوگوں کو سٹال ہی نہ لگانے دیں۔

☆ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ کیا ہم قبرستان میں جاکر کسی اور کی قبر پر دعا کرسکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیوں نہیں کرسکتے؟ کسی بھی واقف کار یا احمدی کی قبر پر دعا کی جاسکتی ہے۔ ایک مومن دوسرے مومن کیلئے مغفرت کی دعا کرسکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆اسی واقفۂ نَو نے دوسرا سوال کیا کہ ہمارے گھر میں ایک جرمن خاتون آتی ہے اور وہ پوچھتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ساری انسانیت سے اتنا پیار کرتا ہے تو پھر افریقہ میں ایسا کیوں ہے کہ لوگ بھوک اور بیماری سے مر رہے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کا پیار کہاں جاتا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دو قانون بنائے ہوئے ہیں۔ ایک قانونِ قدرت ہے اور ایک قانونِ شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیار بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ہے۔ اگر کوئی کام نہیں کرے گا یا نکما ہوگا تو اس کا یہی حال ہوگا۔ لوگ تو یہاں یورپ میں بھی بیمار ہوتے ہیں۔ تو کیا وہ عورت یہ کہے گی کہ اللہ تعالیٰ یہاں بھی لوگوں سے پیار نہیں کرتا؟ لوگ یہاں بھی فوت ہوتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ ان سے پیار نہیں کرتا؟ بعض طوفان آتے ہیں، امریکہ میں hurricanes آتے ہیں۔ دنیا میں زلزلے آتے ہیں، ان سے بھی لوگ مرتے ہیں۔ تو کیا اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ پیار نہیں کرتا؟

اس پر واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ وہ خاتون کہتی ہے کہ وہاں افریقہ میں دو سال ہوگئے ہیں بارش نہیں ہوئی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں قحط تو آتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں استسقاء کی دعا سکھائی ہے۔ افریقہ میں بعض جگہوں پر جہاں جماعتیں ہیں وہاں سے کئی لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ بارش نہیں ہوئی، دعا کریں۔ تو میں ان سے یہی کہتا ہوں کہ باہر نکل کر نمازِ استسقاء پڑھو اور دعا کرو۔ اور جب انہوں نے دعائیں کیں تو وہاں بارشیں بھی ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات ٹھیک ہوگئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کچھ تو بارشیں نہ ہونے کی وجہ بھی ہے لیکن کچھ ان کے اپنے قصور بھی ہیں کہ کام نہیں کرتے، نکمے بیٹھے رہتے ہیں۔ صرف دوسری قوموں سے مانگ کر کھانے کی عادت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کہا ہے کہ جو میری رحم کی صفت ہے وہ تم لوگوں کو بھی اپنانی چاہئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صدقہ وخیرات کرو اور غریبوں کا خیال رکھو۔ یہ قومیں اتنی زیادہ فصلیں، مکھن، دودھ اور گھی جو ضائع کردیتے ہیں اور پھینک دیتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ یہ افریقن ملکوں میں بھیجا کریں تاکہ ان کی بھی خدمت ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قانونِ قدرت کے تحت قحط کے سال بھی آتے ہیں۔ بعض ابتلاء ہوتے ہیں اور لوگ اس میں مر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو ابتلاء میں ڈالا ہے تو اصل زندگی تو مرنے کے بعد کی ہے۔ اصل رحم تو اللہ تعالیٰ کا اُسی ابدی زندگی میں ہوتا ہے۔ کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ ان ساروں کو بخش دے اور ان سے حساب کتاب نہ لے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا رحم ہی ہے۔ ہم تو اسی بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ جب وہی اصل زندگی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش ایسے لوگوں کو اُس زندگی میں اپنا نظارہ دکھادے گی۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ جب گھر میں ایک عورت اور ایک مرد ہو تو کیا امام آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے گا یا ایک ہی صف میں کھڑے ہوں گے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر میاں بیوی ہو یا بہن بھائی ہو۔ جو بھی مرد ہوگا وہ آگے کھڑا ہوجائے گا اور عورت پیچھے کھڑی ہوگی۔ لیکن بعض حالات میں ساتھ بھی کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ جب طبیعت زیادہ خراب ہوتی تھی اور گھر میں نماز پڑھتے تھے تو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو ساتھ بھی کھڑا کرلیتے تھے۔ عموماً تو پیچھے کھڑی ہوتی تھیں لیکن بعض دفعہ یہ کہہ کر کہ مجھے چکر آرہے ہیں ساتھ بھی کھڑا کرلیا کرتے تھے تاکہ نماز پڑھاتے وقت اگر چکر آئیں تو میں گر نہ جاؤں۔ اسلئے سہارے کی ضرورت ہے۔ اصولی فیصلہ تو یہی ہے کہ پیچھے کھڑے ہونا ہے لیکن اگر کوئی مجبوری ہے تو اسلام آسانی کا مذہب ہے، شدت پسندی کا مذہب نہیں۔ اگر مجبوری ہے تو ساتھ بھی کھڑا ہوا جاسکتا ہے۔

☆اسی واقفۂ نَو نے آخری سوال کرتے ہوئے کہا کہ اگر ماں چاہتی ہو کہ بچہ وقف کرنا ہے لیکن گھر والے نہ مانیں تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس صورت میں دعا کرو۔ خاوند کو قائل کرلو۔ دونوں کی مرضی سے ہی وقف ہونا چاہئے۔

اس پر واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرے دو بچے وقفِ نَو میں شامل ہیں لیکن ایک شامل نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو وقفِ نَو میں شامل نہیں ہے اس کی تربیت ایسی کریں کہ بڑا ہو کر خود ہی وقف کردے۔ خدمت ہی کرنی ہے، وہ بڑے ہو کر بھی کرسکتا ہے۔ میں بھی تو وقفِ نَو میں نہیں تھا لیکن میں نے وقف کردیا تھا۔

واقفاتِ نَو (لجنہ) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ایک بجکر 50 منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

شاہ زیب حسن، توحید حیدر احمد، راحیل احمد جاوید، آرش رانا، انصار احمد، ظافر احمد، فاران طیب، سعد الرحمان انور، ابراہیم احمد، عطاء الرحیم، عطاء الحسیب ملک، شایان احمد صالح

لائبہ شمس، مدیحہ احمد، مائرہ احمد، عیشہ افضال شاہ، فریحہ نعیم، عابدہ بھٹی، عطیۃ الحکیم زبدہ بھٹی، سوسن احمد، عائلین زوہا جاوید، شافیہ احمد، عطیۃ الحئی نغمانہ بٹ، ھبۃ المتین خان، ملیحہ محمود، حفصہ غفّار، مناہل وسیم جنجوعہ، ثروت کلیم جنجوعہ، امۃ السمیع محمد، عیشہ احمد

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ، لوکل اور ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے ملحقہ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت جرمنی، تمام لوکل امراء، ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کا آغاز دعا کے ساتھ فرمایا۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 193 صدرانِ جماعت اور 71 حلقہ جات کے صدر ہیں ان میں سے پانچ کی طرف سے معذرت آئی ہے۔ باقی سب حاضر ہیں۔

جنرل سیکرٹری

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے رپورٹ دی کہ اس وقت 140 کے قریب صدران کی رپورٹس باقاعدگی سے آرہی ہیں۔ جن کی رپورٹ نہیں آتی انہیں خط لکھا جاتا ہے کہ آپ کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اگر جواب نہیں آتا تو دوبارہ پھر خط لکھا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو اتنے سست صدران ہیں ان کی رپورٹ آپ نے کبھی مرکز میں کی ہے؟ اس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان کی رپورٹ مرکز کو نہیں کی گئی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ ان کی رپورٹ نہیں کرتے۔ خود بھی سست ہیں تبھی صدران کو بھی چھٹی ملی ہے اور وہ Relax ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ آپ لوگوں کو ان کے پیچھے پڑنا چاہئے تھا۔

☆اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ Dietzenberg امارت کی رپورٹ موصول نہیں ہورہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر لوکل امیر جماعت Dietzenberg نے بتایا کہ ہمارے جنرل سیکرٹری صاحب کی طرف سے کچھ کمزوری ہوئی تھی۔ بعد میں اصلاح کرلی تھی۔ اب پچھلے مہینے سے دوبارہ رپورٹ بھجوانا شروع کی تھی۔ جنرل سیکرٹری صاحب کچھ بیمار تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر جنرل سیکرٹری صاحب بیمار تھے تو آپ تو موجود تھے؟ آپ نے دو تین مہینے اپنے جنرل سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہی نہیں؟ آپ لوگ عہدہ لینے کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں کہ کرسی مل جائے گی اور صدر یا امیر بن جائیں گے اور ہماری جماعت کے اندر ایک شان بن جائے گی۔ اس کے علاوہ تو عہدے کچھ بھی کرنے کے لئے نہیں ہوتے؟ جب آپ لوگ اپنے آپ کو عہدیدار سمجھتے ہیں تو یہ ساری برائیاں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ لوگ خدمتگار لکھنا شروع کردیں تو آپ لوگوں میں سے ساری برائیاں دور ہوجائیں۔ صدران شکوہ کرتے ہیں کہ ریجنل امراء کام نہیں کرتے۔ امراء کہتے ہیں مرکز کام نہیں کرتا۔ سارے ایک دوسرے پر ملبہ ڈالے جاتے ہیں اور کام کوئی بھی نہیں کر رہا ہوتا۔ نہ نیشنل عاملہ کام کر رہی ہے، نہ صدران کام کر رہے ہیں اور لوگوں میں شکوے پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان عہدیداروں نے اپنی چوہدراہٹ بنائی ہوئی ہے، ایک سرداری بنائی ہوئی ہے اور جو خدمت کا جذبہ ہے وہ کوئی نہیں رہا۔ مربیان ہیں تو ان سے اکثر جگہوں پہ سلوک صحیح نہیں ہوتا۔ جماعت کے افرد ہیں تو ان سے اکثر سلوک صحیح نہیں ہوتا۔ یہ عہدے کیوں لئے ہیں؟ آپ لوگ تو خدمت کو ایک فضل الٰہی جانو کی تقریریں کرتے ہیں۔ فضل الٰہی اس طرح تو نہیں ملا کرتا کہ تین تین مہینے خبر ہی نہ لی جائے۔ آپ لوگ صدران بھی

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

اور امراء بھی دنیاداری میں اتنے ملوّث ہو چکے ہیں اور کام نہیں کرسکتے تو معذرت کردیں۔ گنہگار کیوں بنتے ہیں؟ ایک تو کام نہیں کرتے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہ گار بنتے ہیں۔ اور اکثر صدران کے بارہ میں یہی رپورٹ ہے کہ جس طرح کام کرنا چاہئے اس طرح نہیں کر رہے۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے۔ شکوے پیدا ہو رہے ہیں کہ آپ لوگ اور نیشنل عاملہ والے بھی کام نہیں کر رہے۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ نہیں پوچھنا کہ تم صدر تھے اور تم نے اسلئے کام نہیں کیا کہ نیشنل عاملہ نے کام نہیں کیا۔ نیشنل عاملہ نے اپنا جواب دینا ہے، صدر نے اپنا جواب دینا ہے، مقامی امیر نے اپنا جواب دینا ہے، ریجنل امیر نے اپنا جواب دینا ہے۔ ہر ایک نے اپنا حساب دینا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مقامی امیر تو بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر امراء کا یہ حال ہے تو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے صدران کا حال تو شاید اور بھی برا ہو۔

☆اس کے بعد کالسروئے جماعت کے صدر صاحب نے بتایا کہ ان کی عاملہ فعّال نہیں ہے۔ انہیں اس سال نئی ذمہ داری ملی ہے۔ ان کی جماعت کے ممبران کی تعداد 120 کے قریب ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر عاملہ فعّال نہیں ہے تو آپ نے مرکز میں رپورٹ کرنی تھی۔ اگر آپ کو اس سال بھی ذمہ داری ملی ہے تو اس میں بھی آٹھ نو مہینے گزر چکے ہیں۔ اپنی جماعت کے جنرل سیکرٹری کو EFFICIENT کریں اور رپورٹ بھجوایا کریں۔ یہ صدران کا بھی کام ہے اور امراء کا بھی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک اور صدر جماعت نے بتایا کہ ان کی عمر 27 سال ہے۔ ان کی عاملہ میں انصار اللہ کے لوگ بھی شامل ہیں لیکن وہ سست ہیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تبلیغ اور تربیت کا کام تو ہمارا ایک بنیادی کام ہے۔ اگر یہ دو کام ہی نہیں ہو رہے تو باقی کام کیا ہوں گے؟ اگر یہ دو شعبے تبلیغ اور تربیت کے فعّال ہو جائیں تو باقی شعبے خود ہی فعّال ہو جاتے ہیں۔ نہ تو آپ کے امور عامہ کے شعبہ میں مسائل ہوں گے اور نہ ہی قضاء میں۔ مال کو بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ اگر ایک احمدی کی صحیح تربیت ہو جائے اور اگر اس کو احساس ہو کہ اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور کس طرح ان کو پورا کرنا ہے تو لوگ خود بخود ایکٹو (active) ہو جاتے ہیں۔ اگر عاملہ ہی سست ہو گی تو باقی لوگ کیا کریں گے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کام لینا ہے چاہے وہ انصار ہیں یا چھوٹے ہیں، ان سے کام لیں۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ میں کام کرنے کا زیادہ جذبہ ہے اور رپورٹیں دے بھی دیتے ہیں۔ اکثر یہاں سستی تو انصار کی طرف سے ہوتی ہے۔

سیکرٹری تبلیغ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تبلیغ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ کی لیف لیٹنگ (leaf letting) کی رپورٹ تو یہ ہے کہ اتنے لاکھ تقسیم ہو گئے۔ وہ تو ہو گئے لیکن وہی لوگ تقسیم کرنے والے ہیں جو پہلے دن سے تقسیم کر رہے ہیں یا تقسیم کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ اس وقت پانچ ہزار سے زائد لوگ لیف لیٹنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کی تجنید دس ہزار اور انصار اللہ کی پانچ ہزار۔ دونوں ملا کر 15 ہزار تو یہی بن جاتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ لجنہ بھی حصہ لیتی ہوں گی۔ لجنہ کی تجنید تیرہ ہزار کے قریب ہے۔ یہ کل ملا کر اٹھائیس ہزار بن جاتے ہیں اور اس میں سے صرف پانچ ہزار ابھی تک حصہ لیتے ہیں اور وہ بھی off and on لیتے ہوں گے۔ اگر مستقل داعیین الی اللہ نہیں بنتے تو کم از کم لیفلیٹنگ میں ساروں کو involve کریں تاکہ ہر احمدی کو احساس ہو کہ اس کا تبلیغ میں حصہ ہونا چاہئے۔ آپ کے ساڑھے تین ہزار تو واقفینِ نَو ہیں اور ان میں سے پندرہ سال کے اوپر دو ہزار کے قریب ہوں گے۔ اگر آپ اس طرح سب کو Involve کرلیں تو ان سے بہت کام لیا جاسکتا ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا کہ اس سال پندرہ لاکھ لیف لیٹس تقسیم ہوئے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر پانچ ہزار لوگوں نے تقسیم کئے ہیں تو فی کس تین سو لیف لیٹ آئے۔ اگر آپ لیف لیٹ تقسیم کرنے والوں کی تعداد دس ہزار تک لے جائیں تو لیف لیٹس کی تعداد تین ملین تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر واقفینِ نَو کو، خدام الاحمدیہ کو، انصار اللہ کے صف دوم کے انصار، صف اوّل کے بھی کافی انصار جاسکتے ہیں ان سب کو مستقل طور پر شامل کریں تو یہ تعداد کم از کم دس ہزار تو ہو سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ جرمنی کی کل آبادی 80 ملین ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آبادی اسّی ملین ہے اور آپ نے 5.1 ملین تقسیم کئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ساروں تک پہنچنے میں آپ کو پچاس، ساٹھ سال لگیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک جگہ جب آپ تقسیم کر لیتے ہیں تو وہاں جماعت کے تعارف کا دوسرا پمفلٹ آنا چاہئے۔ ایک مرتبہ تو تعارف ہو جاتا ہے پھر لوگ بھول جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگ تو احمدی ہیں اور خلافت کے ساتھ بیعت کا تعلق ہے۔ آپ لوگ میرے خطبات سنتے ہیں، جلسوں میں تقریریں سنتے ہیں، جمعہ کے خطبات سنتے ہیں۔ ایک جمعہ کے خطبہ میں جو نصیحت کی جاتی ہے وہ آپ اگلے جمعہ میں بھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں آپ ان سے جو احمدی بھی نہیں ہیں اور عیسائی ہیں یا مذہب میں دلچسپی ہی نہیں ان سے کیا expect کرتے ہیں کہ چھ سال بعد ان کو یاد دہانی کرائیں گے تو انہیں جماعت کے بارہ میں کچھ یاد ہوگا؟

☆سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارا یہی طریق کار ہے کہ پہلے فلائر کے بعد دوسرا فلائر تقسیم ہوتا ہے اور پھر تیسرا فلائر تقسیم کیا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ دوسرے فلائر کی باری تقریباً ایک سال بعد آتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اسی لئے ہے کہ آپ کے پاس man power کم ہے۔ لوگوں کی involvement کم ہے حالانکہ اس کو زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ لوگوں کی تعداد بڑھائیں۔ اگر ہر احمدی کو اس کام میں involvement کا احساس ہو جائے تو اس سے تربیتی لحاظ سے بھی بہتری پیدا ہو گی۔ لوگوں میں ایک جرأت بھی پیدا ہو گی کہ ہم یہ پمفلٹس تقسیم کر کے جماعت احمدیہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ لوگ جب لیف لیٹس لیں گے یا مخالفت کریں گے تو دونوں صورتوں میں ہمارے اندر جرأت پیدا ہو گی اور احساس پیدا ہو گا کہ ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی تبلیغ میں آگے آنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آج سے پانچ سال پہلے کہا تھا کہ اس طرح کا plan بنائیں کہ آئندہ دس سال میں آپ کے ہر شہری کو جماعت کا تعارف ہو جائے۔ آپ کی مسجدیں بن رہی ہیں اور وہاں سے مجھے فیڈ بیک آتی ہے اس سے تو لگتا ہے جہاں مسجدیں بن رہی ہیں وہاں بھی تعارف نہیں ہے تو باقی جگہوں پر کیا ہونا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے یہ دیکھیں کہ جہاں زیادہ آبادی ہے پہلے اُن علاقوں کو cover کریں۔ پھر جب ایک دفعہ یہ علاقے cover ہو جائیں تو دوسرے صوبوں اور علاقوں میں جائیں اور حکمت سے کام کریں۔ آپ کے پاس جو man power ہے، جو خدام ہیں، انصار ہیں ان کو استعمال کریں۔

☆اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم ایسا ہی کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو نتیجہ آنا چاہئے تھا وہ تو نہیں آیا۔ آپ نے اب تک گزشتہ پانچ سالوں میں چھ ملین لوگوں تک لیف لیٹ پہنچایا ہے اور چھ ملین کل آبادی کا آٹھ فیصد بنتا ہے۔ اس طرح دس سال کے حساب سے آپ نے پانچ سال میں پچاس فیصد کرنا تھا۔ پانچ سال میں کم از کم پچاس فیصد نہیں کر سکتے تو تیس فیصد تو کر سکتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس لوگوں کی محدود تعداد ہے۔ جو لوگ نہیں آتے ان میں سے بعض صدران سے یا مقامی جماعت سے ناراض ہیں یا امیر جماعت سے ناراض ہیں۔ کوئی نیشنل عاملہ سے ناراض ہے، کوئی خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں سے ناراض ہے، کچھ انصار اللہ کے عہدیداروں سے ناراض ہیں۔ جب بھی ان سے پوچھو تو یہی جواب آتا ہے کہ ہم نے فلاں کی وجہ سے یہ کام کیا اور فلاں کی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے۔ حالانکہ عہدیداروں کا، صدران کا اور ان کی عاملہ کے عہدیداروں کا، سب کا یہ کام ہے کہ افراد جماعت کو پیار، محبت سے قریب لائیں، نہ کہ رعب ڈالنے سے۔ اور یہی صحیح طریقہ ہے جس سے آپ صحیح طرح اپنے لوگوں کی تربیت بھی کر سکتے ہیں اور تبلیغ کے میدان میں بھی آگے جا سکتے ہیں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ اس سال 126 بیعتیں ہو چکی ہیں۔ ان میں سے 59 عرب ہیں اور 32 جرمن ہیں۔

سیکرٹری تربیت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ تربیت کے حوالہ سے جماعتی سطح پر جو سب سے بڑی کوشش کی جارہی ہے وہ مساجد کی آبادی ہے۔ اس حوالہ سے خصوصی کوشش کی جارہی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو مہینے پہلے میں نے خاص طور پر نمازوں کے حوالہ سے ایک خطبہ دیا تھا۔ مختلف جگہوں سے اور بڑی جماعتوں سے رپورٹس آرہی ہیں کہ وہاں فرق پڑا ہے۔ آپ کے یہاں کتنا فرق پڑا ہے؟ اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اللہ کے فضل سے یہاں جرمنی میں بھی کافی فرق پڑا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کی روشنی میں ہم نے مجالس عاملہ کے ممبران کے لئے کارڈز تیار کئے ہیں تاکہ عاملہ کے ممبران مساجد میں حاضر ہوں اور دیگر احباب کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُن جماعتوں کے بارہ میں استفسار فرمایا جن کے پاس نماز سنٹر نہیں ہیں۔ اس پر ایک جماعت کے صدر نے عرض کیا کہ شہر میں ایک ہال ہے وہاں جمعہ وغیرہ ادا کر لیتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر صدر نے عرض کیا کہ اُن کی عاملہ کے ممبران کی تعداد سترہ ہے اور جمعہ پر بیس کے قریب حاضری ہو جاتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو اپنی عاملہ کے ممبران کو نمازوں میں ریگولر کریں۔ اصلاح سب سے پہلے تو گھر سے شروع کریں۔ آپ کا گھر آپ کی عاملہ ہے۔ سب سے پہلے تو عاملہ کے ممبران کی اصلاح کریں۔ آپ کی جماعت کی عاملہ کی تعداد سترہ ہے۔ اسی طرح انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے ممبران بھی ہوں۔ اگر یہ سارے باقاعدہ ہو جائیں تو تیس پینتیس کے قریب انہی کی تعداد بن جاتی ہے۔ اپنی عاملہ کے ممبران کو نماز کی عادت ڈالیں اور اگر عاملہ صحیح ہو جائے اور اپنی اصلاح کرلے تو باقی خود بخود اصلاح ہو جائے گی۔ آپ لوگ دوسروں کی اصلاح کرنے کے بجائے پہلے اپنی اصلاح کریں۔

☆اس کے بعد سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ کوشش کر رہے ہیں کہ عائلی معاملات میں بہتری لائی جاسکے۔ اس کے لئے ہم مربیان کے ساتھ مل کر پلاننگ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس حوالہ سے نوجوانوں میں بھی خاص طور پر کام ہونا چاہئے اور بعض اوقات صفِ دوم کے انصار اللہ کے بارہ میں بھی شکایتیں آتی ہیں۔ لجنہ کی طرف سے بھی شکایتیں ہیں کہ بعض عورتیں یا لڑکیاں ایسی بھی ہیں جنہوں نے یہاں ویزے کے لئے شادیاں کیں اور بعد میں ختم ہو گئیں۔ لیکن زیادہ تر مردوں کا بھی قصور ہوتا ہے۔ اگر چالیس فیصد عورتوں کا قصور ہے تو ساٹھ فیصد مردوں کا بھی قصور ہوتا ہے۔ اکثر مرد خود صحیح نہیں ہوتے اور امید رکھتے ہیں کہ عورت کی پہلے اصلاح ہو۔ پہلے اپنی اصلاح کریں۔ اگر مرد اپنی اصلاح کرلیں تو گھر

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

ٹھیک رہے گا، بچوں کی تربیت بھی رہے گی اور اپنی بھی۔ اور اگر نہیں تو پھر عورت ہاتھ اٹھائے گی، جھگڑے پیدا ہوں گے۔ بعض اوقات تو تین تین، چار چار بچے ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد جھگڑے ہوجاتے ہیں اور خلع اور طلاقیں شروع کر دیتے ہیں۔ یہ تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اس کے لئے ہر سطح پر، صدران کو بھی اپنے سیکرٹریان تربیت کو فعال کرنے کی ضرورت ہے اور آپ کو بھی مستقل ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جامع پروگرام بنائیں اور اس کی رپورٹ بھی لیا کریں کہ ایسے گھروں کے پہلے کیا حالات تھے اور اب کیا حالات ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح اصلاحی کمیٹی کا یہ کام نہیں ہے کہ جب واقعہ ہو جائے تو اس کے بعد نظر رکھیں۔ بلکہ لجنہ اپنے لیول پر، خدام اپنے لیول پر، انصار اپنے لیول پر، اور جماعتی طور پر بھی اصلاحی کمیٹی کے ممبران کی ہر جگہ نظر ہونی چاہئے۔ ایسے معاملات جب اٹھتے ہیں تو ایک دن میں نہیں اٹھ رہے ہوتے۔ گھر میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ باہر بھی نکلتے ہیں۔ جب باہر نکلنا شروع ہوتے ہیں تو اسی وقت اصلاح کے لئے کارروائی عمل میں آنی شروع ہو جانی چاہئے۔ صدران کو بھی، سیکرٹریانِ تربیت کو بھی، خدام الاحمدیہ کو بھی، انصار اللہ کو بھی اور جماعتی مرکزی طور پر بھی اُسی وقت کارروائی کرنی چاہئے تاکہ مسائل کم ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں آزادی کے نام پر مرد زیادہ آزاد ہوتے جارہے ہیں اور یہاں کے پیدا ہوئے لڑکے اور لڑکیوں کی بھی شکایتیں آتی ہیں۔ کچھ لوگ جو پاکستان سے آتے ہیں ان میں سے بھی لڑکے اور لڑکیوں دونوں طرف سے شکایتیں آتی ہیں۔ تو یہ مکمل جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں کہاں کمزوریاں ہیں اور کس طرح ہم ان کمزوریوں کو دور کرسکتے ہیں۔ کون زیادہ قصوروار ہے اور قصور کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا صرف دنیاوی وجوہات ہیں یا واقعی ایک فریق کو دوسرے فریق سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ اس کے بعد پھر جب معاملات عہدیداروں کے پاس جاتے ہیں تو ان کی طرف سے بھی منفی رویہ کا اظہار ہوتا ہے جس کی وجہ سے مزید flare up ہوجاتا ہے۔ آپ کو ان ساری چیزوں کا پتہ ہونا چاہئے۔

☆سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم سیکرٹریانِ تربیت کو امسال فعال کررہے ہیں اور ریفریشر کورس بھی کروائے ہیں۔ انشاء اللہ مزید کام کریں گے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سال کیوں فعّال کر رہے ہیں؟ آپ کو پہلے فعّال کرنا چاہئے تھا؟ اس کا رزلٹ بھی آنا چاہئے۔ آپ لوگ انشاءاللہ سے ماشاءاللہ بھی کیا کریں۔

سیکرٹری رشتہ ناطہ

☆سیکرٹری رشتہ ناطہ نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہمارے پاس جو رشتے طے پاتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اس میں کچھ مسائل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ مسائل تو دنیا میں ہر جگہ ہیں۔ ایک تو لڑکوں کی تعداد کم ہے اور اوپر سے تعلیم کا معیار کم ہے۔ لیکن لڑکیوں نے تو شادیاں کرنی ہیں۔ اسی لئے تو مَیں نے ایک انٹرنیشنل کمیٹی بھی بنائی ہے۔ آپ نے تبشیر والوں کو کتنے کوائف بھیجے ہیں؟

اس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ جو مرکزی سطح پر کمیٹی کام کررہی ہے اس کو ہم ابھی تک اپنے کوائف نہیں بھجوا سکے کیونکہ کچھ قانونی مجبوریاں ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ قانونی مجبوریاں کیا ہیں؟ آپ کی طرف سے جواب آگیا ہے کہ کوائف اس لئے نہیں بھیج سکتے کہ personal کوائف پوچھے بغیر دوسرے ملک میں نہیں بھیجے جاسکتے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی دنیا میں باقی ملک تو بھجوا رہے ہیں۔ ایک احمدی جب بیعت کرتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آپ نے کسی غیر احمدی کے کوائف تو نہیں بھیجنے کہ وہ کورٹ میں جاکر آپ لوگوں کو sue کردے گا۔ یہ تو صرف ایک بہانہ ہے۔ آپ کا پہلے جواب آچکا ہے جو میں پڑھ چکا ہوں۔ میرے نزدیک یہ کوئی جواز نہیں ہے، یہ صرف ایک بہانہ ہے۔ جب آپ کوائف لیتے ہیں تو اُسی وقت اس سے کیوں نہیں لکھوا لیتے کہ تم صرف یہ چاہتے ہو کہ صرف اسی ملک میں رشتہ کرنا ہے اور تمہارے کوائف یہیں رہیں یا مرکزی کمیٹی کو بھی بھیج دیں؟

اس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہم نے ایک خانہ بنایا ہوا ہے جس کو لوگ fill نہیں کرتے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو اُسی وقت ہوسکتا ہے جب آپ کے صدران فعّال ہوں، متعلقہ سیکرٹریان رشتہ ناطہ فعّال ہوں۔ ہر سطح پر متعلقہ سیکرٹریان رشتہ ناطہ کو فعّال کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ آپ اپنے سیکرٹریان سے یہ کام کیوں نہیں کرواتے؟ یہاں جرمنی میں آپ لوگوں کو ہر چیز اپنے پاس دبا کر رکھنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ آپ جیسا پڑھا لکھا آدمی ہو یا اَن پڑھ آدمی ہو ہر ایک کے دماغ میں پڑ گیا ہے کہ ہمارے ملک کی چیزیں ہیں اور ہم نے یہیں رکھنی ہیں۔ ہم نے اپنی انفرادیت قائم کرنی ہے۔ امریکہ اور کینیڈا آپ سے بڑے ملک ہیں، وہاں تو یہ کام ہو رہے ہیں۔ وہاں سے تو کوائف آرہے ہیں۔ اگر کام کرنا ہوتو سو طریقے نکالے جاسکتے ہیں۔ یہ جواب دے دینا کہ یہ نہیں ہوسکتا، وہ نہیں ہوسکتا، میرے نزدیک یہ سب بہانے ہیں۔ آپ خود اپنے آپ کو فعال کریں۔ جب خود ٹھیک نہیں تو جماعت کے لوگوں سے کیا expect کرتے ہیں؟

سیکرٹری تحریکِ جدید

☆سیکرٹری تحریکِ جدید نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں تحریکِ جدید میں 34 ہزار شاملین کا ٹارگٹ ملا تھا جو ہم نے پورا کرلیا تھا۔ اگلے سال کا ٹارگٹ پینتیس ہزار کو شامل کرنے کا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے اس لئے کہا تھا کہ چاہے کوئی ایک Euro دے یا پچاس سینٹ ہی دے لیکن شاملین کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔ لوگوں کو مالی قربانی کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ آپ نے بڑی بڑی رقمیں لینی ہیں۔ شاملین کی تعداد بڑھانی چاہئے تاکہ ہر ایک کو احساس ہو کہ ہم مالی قربانی میں حصہ دار ہیں۔ لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت کا پتہ لگنا چاہئے۔

سیکرٹری وصایا

☆اسکے بعد سیکرٹری وصایا نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت کُل موصیان کی تعداد 11 ہزار 589 ہے۔ نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ کل کمانے والے 14 ہزار 618 ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ آپ نے پچاس فیصد کا جو ٹارگٹ تھا وہ حاصل کرلیا ہے۔

نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے کمانے والے 14 ہزار ہیں تو باقی اٹھائیس ہزار فارغ بیٹھے ہیں؟ سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ ٹوٹل ملا کر جو چندہ دہندگان کی تعداد بنتی ہے وہ 19 ہزار 400 ہے۔ اس میں جیب خرچ والے اور کمانے والے دونوں شامل ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیب خرچ والوں پر تو چندہ واجب ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی وصیت کرتا ہے تو وصیت ہے۔ لیکن جو جیب خرچ لے رہا ہے یا گھر کی خاتون ہے یا بچہ، یا کسی کو تحفتاً کچھ جیب خرچ ملتا ہے تو اس پر چندہ عام لاگو ہی نہیں ہوتا۔ وہ کمانے والا نہیں ہے۔ کمانے والا وہ ہے جو نوکری کرتا ہے، بزنس کرتا ہے، ٹھیکے داری کرتا ہے یا کسی بھی ذریعہ سے اس کی ماہوار آمد ہے۔ اس میں سٹوڈنٹس اور گھریلو خواتین شامل نہیں ہیں۔ اگر آپ لوگ سٹوڈنٹس کو اور خانہ دار خواتین کو کمانے والوں میں شامل کرتے ہیں کہ ان کا میاں ان کو دوسو یورو دے رہا ہے، یا کسی بچے کو سو یورو مل رہا ہے وہ تو کمانے والے افراد میں شامل نہیں ہوتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی تجنید تو 43، 44 ہزار کی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں سے 14 ہزار 618 کمانے والے افراد ہیں۔ اس کا مطلب ہے باقی سب فارغ بیٹھ کر روٹی کھا رہے ہیں۔

☆حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ ان کی تجنید دس ہزار ہے جبکہ اس میں سے پانچ ہزار کمانے والے ہیں۔ اسی طرح صدر مجلس انصاراللہ نے بتایا کہ ان کی تجنید 5 ہزار 600 ہے جبکہ ان میں کمانے والوں کی تعداد 4 ہزار ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ چودہ ہزار میں سے باقی پانچ ہزار عورتیں کماتی ہیں؟ سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان کے پاس جو بجٹ ہے وہ جماعتوں کی طرف سے آیا ہوا ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ خدام الاحمدیہ اپنی سطح پر صحیح کام نہیں کررہی۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ کمانے والے کتنے ہیں۔ اسی طرح انصاراللہ بھی صحیح کام نہیں کررہے۔ ان کو بھی نہیں پتہ کہ کتنے کمانے والے ہیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس جو رپورٹ ہے اس سے خدام اور انصار کی رپورٹ ٹیلی (Tely) نہیں کررہی۔ یا تو آپ کے figure غلط ہیں یا یہ دونوں تنظیمیں کام نہیں کررہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی جماعت کی تجنید کا جائزہ لیا جس کے مطابق سات سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب بنی جبکہ اطفال اور ناصرات کی تعداد ساڑھے چھ ہزار بنی۔ اس کے علاوہ سٹوڈنٹس کی تعداد چار ہزار کے قریب بنی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اس کے علاوہ لجنہ کی تجنید تیرہ ہزار ہے۔ ان میں سے اگر بیس سال تک کی لڑکیاں نکال دیں تو باقی سات ہزار تعداد بنتی ہے۔ اس طرح کل ملا کر زیادہ سے زیادہ 18 ہزار کی تعداد بن رہی ہے جبکہ سیکرٹری صاحب جو مجھے رپورٹ دے رہے ہیں اس کے حساب سے انتیس ہزار بن رہی ہے۔ یا تو جماعتی نظام اتنا فعال ہے کہ ذیلی تنظیموں کو پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ یہ لوگ کہاں سے لا رہے ہیں۔ حالانکہ ذیلی تنظیموں کا نظام جماعتی نظام سے زیادہ فعال ہونا چاہئے۔

☆ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ ہم نے نیشنل عاملہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری تجنید ہر ماہ اَپ ڈیٹ ہورہی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جماعتی تجنید درست ہے یا نہیں کیونکہ ہم ہر خادم تک پہنچتے ہیں اور ہمارا بجٹ بھی ہر خادم کے اوپر بنتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا آپ نے AIMS کا ڈیٹا ان کے ساتھ exchange کیا ہے؟ آخر جو AIMS کارڈز verify ہوکر آتے ہیں وہ ذیلی تنظیموں کی طرف سے ہی آتے ہوں گے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ AIMS کارڈز کی verification صدر جماعت کی طرف سے آتی ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس جو رپورٹ آتی ہے اس پر خدام الاحمدیہ کے دستخط بھی ہونے چاہئیں۔ اگر انصار ہے یا لجنہ ہے تو متعلقہ ذیلی تنظیم بھی ذمہ دار ہے کہ وہ اسے verify کرے۔ عورتوں اور مردوں دونوں طرف سے مجھے رپورٹ ملی ہے کہ بعض مشکوک لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسے کیسز بھی آئے ہیں کہ صدران نے بغیر دیکھے غیر احمدیوں کے یا جن کے اخراج ہوئے ہوئے تھے ان کی تصدیق کردی۔ اس لئے میں تو ایک سسٹم پر rely نہیں کرتا۔ مختلف سسٹم اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ مختلف ذرائع سے تصدیق ہوسکے۔ وہاں مرکز، پاکستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ ناظر امور عامہ کی رپورٹ کو بھی verify نہیں کیا جاتا جب تک کہ صدر خدام verify نہ کردیں یا اگر کوئی انصار میں ہے تو جب تک صدر انصاراللہ نہ verify کردیں۔ جب ہم ناظروں پر rely نہیں کرتے تو صدروں پر کس طرح کرلیں؟ اسلئے اس سسٹم کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اب آپکا کام ہے کہ صدر انصاراللہ، صدر خدام الاحمدیہ اور صدر لجنہ کے ساتھ بیٹھ کر لسٹوں کو verify کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صدران کے بارہ میں اکا دُکا رپورٹیں بھی ہیں نکاحوں کے معاملات میں غلط verification کردی اور اس پر پھر ان کو سزا بھی ہوئی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف دفتر میں کرسی پر بیٹھ کر دستخط کرکے اپنے آپ کو جنرل سیکرٹری سمجھ لینا کہ میں چوہدری بن گیا ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9 و 16؍جون 2017)

......☆......☆......☆......

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10؍مئی 2017 بروز بدھ 12 بجے دوپہر کو مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم سید صادق نور صاحب

(آف ہنسلو، ابن مکرم سید گل نور صاحب، ہنسلو، یو.کے)

29؍اپریل 2017ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت سید احمد نور کابلیؓ کے بھائی حضرت سید صاحب نور کابلی صاحبؓ کے پوتے تھے جو دونوں ہی حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ خاندان میں بڑا ہونے کی وجہ سے چھوٹی عمر سے ہی بہن بھائیوں کا خیال رکھتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ اور جماعت سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور نواسی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم سید حسن خان صاحب (آف لندن) کے بہنوئی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ رضیہ کوثر صاحبہ

(اہلیہ مکرم میاں عبدالحیٔ مرحوم، سابق مبلغ انڈونیشیا)

25؍مارچ 2017ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ملک عزیز احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت ملک نور احمد صاحب کی پوتی تھیں۔ 1956ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نکاح پڑھایا اور حضور رضی اللہ عنہ بطور وکیل بھی تھے۔ 14 سال انڈونیشیا میں رہ کر جماعتی کاموں میں اپنے میاں کا ہاتھ بٹاتی رہیں۔ ربوہ میں جلسہ سالانہ پر انڈونیشین خواتین کے وفود کے ساتھ اپنی بیٹیوں کے ہمراہ ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔ انڈونیشین ترجمہ قرآن کے کام میں بھی اپنے میاں کی معاونت کی۔ دس سال تک دارالصدر جنوبی کی صدر لجنہ رہیں۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان کی مرکزی عاملہ کی ممبر بھی رہیں۔ خلیفۂ وقت سے خاص محبت اور عقیدت کا رشتہ تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی بڑی عقیدت تھی۔ آپ بڑی ملنسار، مہمان نواز، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ، بڑی باہمت، صابر وشاکر، متوکل علی اللہ اور بے شمار نیک اوصاف کی حامل خاتون تھیں۔ جماعت کی مالی تحریکات میں پیش پیش رہتیں۔ بڑی مخیر، غریبوں کی ہمدرد اور یتیموں کی خبر گیری آپ کے خاص اوصاف تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم مرزا منیر بیگ صاحب (آف اسلام آباد، پاکستان)

18؍فروری 2017ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم مرزا معظم بیگ صاحب برلاسؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ بہت مخلص، دعا گو اور شریف النفس انسان تھے۔ اسلام آباد میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق ملی۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ اکثر کسی نہ کسی کو کھانے پر بلاتے اور تبلیغ کا موقعہ ڈھونڈھتے تھے۔ خلافت سے گہرا لگاؤ تھا۔ قرآن کریم سے بہت محبت کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رضوان بیگ برلاس صاحب کو جماعت کی طرف سے لگائی جانے والی تبلیغی نمائشوں میں معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔

(3) مکرمہ امۃ النصیر نذیر صاحبہ

(اہلیہ مکرم مرزا نذیر احمد مرحوم، آف گلشن عسکری کراچی)

7؍مارچ 2017ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ سے تھا۔ اٹھائیس سال کراچی میں اپنے حلقہ کی صدر لجنہ رہیں اور تاوفات اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق پائی۔ تمام ممبرات سے ذاتی محبت کا تعلق تھا، سب کی خبر گیری کرتیں۔ صوم وصلوٰۃ اور نوافل کی پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ، احمدیت کی فدائی اور خلافت سے بے انتہا پیار کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ ہمیشہ مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتیں۔ بڑی مہمان نواز، ہنس مکھ، خوش اخلاق اور خوش لباس، سب کو سلام میں پہل کرنے والی، تمام رشتوں کو بہترین رنگ میں نبھانے والی اور فیض رساں وجود تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم ماہی بخش صاحب، ربوہ)

21؍مارچ 2017ء کو 112 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں آپ کے صحابی حضرت میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی کے ہاں پیدا ہوئیں۔ خلافتِ احمدیہ کے پانچ ادوار دیکھنے نصیب ہوئے۔ خدا کے فضل سے ان کا خلافت سے بڑا گہرا اور مضبوط تعلق تھا۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو، نیک خاتون تھیں۔ اولاد کی نیک تربیت کی۔ گاؤں میں کئی بچوں کو قرآن شریف سکھایا۔ آپ کی نسل کئی ملکوں میں آباد ہے جن میں بعض بطور مربیان سلسلہ اور بعض دیگر جماعتی خدمتوں کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم شریف احمد صاحب ڈیڑھوی سابق انسپکٹر وقف جدید کی والدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرمہ صفیہ رانجھا صاحبہ (آف امریکہ)

26؍مارچ 2017ء کو امریکہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت حکیم عبید اللہ رانجھا صاحبؓ کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ ہجرت کے بعد ربوہ میں سکونت اختیار کی اور فضل عمر سکول میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ لجنہ اماء اللہ مقامی میں نیز اپنے حلقہ کی صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور بڑی صابر خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا اور نظامِ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شہزاد احمد ملک صاحب آئرلینڈ میں بطور جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم مبارک انور ندیم صاحب

(ابن مکرم بشیر احمد گوندل صاحب، واہ کینٹ)

15؍اپریل 2017ء کو بقضائے الٰہی فات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، انسانی ہمدردی کے جذبے سے سرشار اور بڑے صابر شاکر انسان تھے۔ واہ کینٹ میں بطور صدر حلقہ، سیکرٹری مال نیز خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر کبیر کا مطالعہ مکمل کرنے کی بھی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹے کا نام عزیزم لبیب احمد ہے جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔

(7) مکرمہ سیدہ ریاض فاطمہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم سید سجاد حیدر مرحوم، فلوریڈا، یو ایس اے)

23 مارچ 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم سید سردار علی شاہ صاحب اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ مرحومہ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قادیان میں پڑھایا۔ آپ نماز روزہ کی پابند، دعا گو اور بہت ملنسار تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں ضرور شامل ہوا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سید محمد یوسف صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی بہو تھیں۔ مرحومہ کے بیٹے مکرم سید ساجد احمد صاحب امریکہ میں بطور نیشنل سیکرٹری اشاعت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرمہ سلمیٰ سروری صاحبہ

(اہلیہ مکرم عمر الدین دہلوی صاحب آف قادیان)

21؍اپریل 2017ء کو 67 سال کی عمر میں بوجہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت غلام قادر صاحب شرقؓ کی نواسی تھیں۔ آپ کی والدہ نے قادیان کی محبت میں اپنی سات بیٹیوں میں سے پانچ کی شادی قادیان کے غریب گھرانوں میں کی۔ بڑی مہمان نواز، ملنسار، صابرہ وشاکرہ اور بہن بھائیوں کا خیال رکھنے والی، صفائی پسند، سلیقہ شعار، قناعت پسند بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم میاں مولود احمد صاحب

(ابن مکرم میاں محمد اسحاق صاحب، ربوہ)

11؍اپریل 2017ء کو 37 سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم پیدائشی طور پر کمزور تھے لیکن اس کے باوجود نمازوں کے پابند اور شوق سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جماعتی کتب بھی زیر مطالعہ رہتیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9؍مئی 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سارہ سنبل منان بنت مکرم میاں مقصود منان صاحب لندن کا ہے جو عزیزم نعمان احمد ناصر ابن مکرم ناصر احمد میر صاحب بورن ماؤتھ کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اس رشتہ کے اب ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔ سارہ سنبل منان کا یہ خاندان ددھیال کی طرف سے بھی حضرت میاں عبد الرحمٰن صاحب صحابی کی اولاد میں سے ہے اور ان کے ننھیال کی طرف سے یہ حضرت حکیم محمد عیسیٰ حسین صاحب مرہم عیسیٰ سے ہیں۔ بہرحال پرانا خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ہر لحاظ سے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر بھی چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہوں۔ دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ

انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12؍مئی 2017)

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

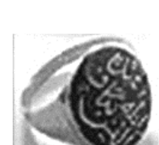

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)

Consulting Physician & Director

New Mallepally, Hyderabad (T.S)

e-mail : drmarazak@rediffmail.com

Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8253: میں نثار احمد ندیم ولد مکرم مبشر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 36 سال، موجودہ پتہ: دوحہ، قطر، مستقل پتہ: واحد نگر، اولڈ ملک پیٹ، حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 8000 ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عبدالوسیم العبد: نثار احمد ندیم گواہ: طارق احمد کمال

مسل نمبر 8275: میں سیدہ زینت آرہ زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن 40 سبری انکلوئے، رحمت کالونی ڈاکخانہ ڈورانڈا ضلع رانچی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 گلے کا ہار، 1 جوڑی کان کی بالی، 1 انگوٹھی، 2 جوڑی کان کے پھول، 1 ناک کی نتھ، 1 مانگ کا ٹیکا، 2 ناک کے کوکے، 2 کڑے ہاتھ کے (کل وزن 3 بھری 22 کیریٹ)، 1 انگوٹھی 3.100 گرام، 1 جوڑی بالی کان کی 4.29 گرام (22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی پائل، بالوں کی چوٹی (کل وزن 50 گرام)، حق مہر: -/11,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی الامۃ: زینت آرہ گواہ: سید بشیر احمد

مسل نمبر 8276: میں بشیر احمد طاہر ولد مکرم نذیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 106-10 چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی۔ انور احمد العبد: بشیر احمد طاہر گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8277: میں جے. عظیم احمد ولد مکرم جے. وسیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 19/1-10 سنگم بیڈی فیکٹری ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی۔ انور احمد العبد: جے. عظیم احمد گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8278: میں جے. مبین بیگم زوجہ مکرم جے. عظیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 19/1-10 سنگم بیڈی فیکٹری ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 36 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 18 تولہ، حق مہر: بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی۔ انور احمد الامۃ: جے. مبین بیگم گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8279: میں ظفر اللہ عزیز منڈاشی ولد مکرم ماسٹر رحمت اللہ منڈاشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ نور ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/جنوری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ قادیان میں ایک مکان 2 مرلہ اور 160 مربع فٹ پر تعمیر شدہ، موضع ننگل میں 12 مرلہ زمین جس میں سے 210 مربع فٹ بڑے بھائی کے حصہ میں ہے اور باقی 11 مرلہ 60 مربع فٹ خاکسار کے حصہ میں ہے، تحصیل بھدرواہ ضلع ڈوڈہ جموں وکشمیر میں قابل تقسیم گھر وزمین۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7383 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماسٹر رحمت اللہ منڈاشی العبد: ظفر اللہ عزیز منڈاشی گواہ: فرید احمد قریشی

مسل نمبر 8280: میں عبدالکریم ٹی. ٹی ولد مکرم عبدالمجید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 60 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن Thakkinithal House ڈاکخانہ سوکاپورم، ملاپورم، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 15 سینٹ پلاٹ سروے نمبر 78/3 موضع Vattamkulam گاؤں، Ponnani Taluk۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. ٹی. کے. احمد العبد: عبدالکریم گواہ: عبدالحمید

مسل نمبر 8281: میں امینہ زوجہ مکرم عبدالکریم صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 56 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن Thakkinithal House ڈاکخانہ سوکاپورم، ملاپورم، کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 10 سینٹ پلاٹ سروے نمبر 78/3 موضع Vattamkulam گاؤں، Ponnani Taluk، زیور طلائی 40 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. ٹی. کے. احمد الامۃ: امینہ گواہ: عبدالحمید

مسل نمبر 8282: میں کامران احمد ولد مکرم ابرار احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن مدرس انٹرنیشنل اسکول ڈاکخانہ راٹھ ضلع ہمیر پور صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد بشارت خان العبد: کامران احمد گواہ: شیخ عطاء العزیز

مسل نمبر 8283: میں سید اعزاز الدین احمد ولد مکرم سید انوار الدین احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) قادیان، مستقل پتہ: کوسمبی سونگڑا ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید صادق رہبر　　العبد: سید اعزاز الدین احمد　　گواہ: سید گلستان عارف

مسل نمبر 8284: میں عبد الحمید .ٹی.ٹی ولد مکرم عبد الکریم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن Thekkinithel ڈاکخانہ سوکا پورم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/فروری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی.ٹی.کے.احمد　　العبد: عبد الحمید.ٹی.ٹی　　گواہ: عبد الکریم

مسل نمبر 8285: میں افسانہ پروین زوجہ مکرم منظور احمد نادم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن نزد 3rd Bridge، چھڑاک محلہ ڈاکخانہ بھدرک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/اپریل 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 14 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 130 گرام، حق مہر: -/18,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منظور احمد نادم　　الامۃ: افسانہ پروین　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8286: میں گسالہ.ایم.آئی زوجہ مکرم عبد الرشید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن راحت منزل (Thamrassery) کوٹارکرہ ڈاکخانہ نلیسورم ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 232 گرام 22 کیریٹ (بشمول 40 گرام بطور حق مہر)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　الامۃ: گسالہ.ایم.آئی　　گواہ: وی.کے.منیر احمد

مسل نمبر 8287: میں عبد الرشید ولد مکرم عبد البشیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن راحت منزل (Thamrassery) کوٹارکرہ ڈاکخانہ نلیسورم ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وی.کے.منیر احمد　　العبد: عبد الرشید　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8288: میں توفیق.اے ولد مکرم عبد السلام.اے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن Thekeweedu، Kizhavoor ڈاکخانہ Mukaathala ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20/مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم.اے.محمود احمد　　العبد: توفیق.اے　　گواہ: اے.عبد السلام

مسل نمبر 8289: میں Nahumath.S بنت مکرم شمس الدین.اے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن دار السلام، فیصل منزل، حیدر علی نگر ڈاکخانہ Ottathil Valathungal ضلع کولم صوبہ کرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی.مبشر احمد　　الامۃ: Nahumath.S　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8290: میں ہانسی.این بنت مکرم ناصر الدین.اے صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thekkeveedu (غلام منزل) Kallukuzhi ڈاکخانہ Umayanalloor ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 164 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین.اے　　الامۃ: ہانسی.این　　گواہ: ناصر احمد زاہد

جماعت کی خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں!

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بعض ادارہ جات میں کارکن درجہ چہارم کی آسامی پُر کی جانی مقصود ہے۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور کارکن درجہ چہارم خدمت کے خواہشمند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔

(1) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔(2) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔(3) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔(4) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔(5) امیدوار کے اخراجات سفر قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔(6) اگر کسی امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔(مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ سے لئے جا سکتے ہیں۔ اس اعلان کے 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی اُن پر غور ہوگا)　　(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130　　موبائل : 09815433760

e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز

098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر 1

ہوئے نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں کئی جگہ مختلف حوالوں سے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ صرف رمضان تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں، جمعوں اور رمضان کے حوالے سے ایک ایسا ارشاد فرمایا ہے جو ایک مؤمن کو اور ایک ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتا ہو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جب تک کہ وہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ پس یہاں کھول کر بیان فرما دیا کہ پانچ نمازیں کفارہ بنتی ہیں اس وقت جب انسان اپنی پوری کوشش کر کے پانچ نمازیں اپنے وقت پر ادا کرے اور ہر نماز کے درمیان کا جو وقفہ ہے اس میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے۔ اگر چھوٹی موٹی کمزوریاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا بشرطیکہ نماز، وقت پر، اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کی جائے۔ پھر اسی طرح ہر جمعہ کی اہمیت بھی واضح کر دی کہ جس طرح پانچ نمازیں فرض ہیں اسی طرح جمعہ بھی فرض ہے اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک سرزد ہونے والی چھوٹی غلطیاں اور کمزوریاں اور چھوٹے گناہ بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ اس کا کوئی یہ مطلب بھی نہ لے لے کہ اس دوران چھوٹے گناہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب ہے کہ بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو نمازوں اور جمعوں میں باقاعدگی اور گناہوں کی معافی کی دعاؤں اور اپنے عہدوں کی وجہ سے کہ آئندہ یہ غلطی نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعوں میں باقاعدگی رکھنے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعہ جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پس ہر ایک کو جمعہ کی اس اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ آج رمضان کا آخری جمعہ ہے بعض لوگ اس اہمیت کی وجہ سے آئے ہوں گے کہ رمضان کا آخری جمعہ ہے اس لئے یہاں بڑی مسجد میں آ کر پڑھ لو یا بعض دفعہ ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں آخری جمعہ ضرور پڑھنا ہے اس لئے پڑھ لو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے جمعے پڑھ لو یا آخری جمعہ رمضان کا پڑھ لو تو ثواب ہوگا بلکہ ہر جمعہ کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کیلئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس مؤمن کو یہ حکم ہے ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والے کو یہ حکم ہے کہ ہر جمعہ کی نماز کا خاص اہتمام کرو اور اپنی تجارتیں، اپنے کام، اپنے کاروبار چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم علم رکھتے ہو تو تمہیں پتا ہونا چاہئے کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی میں برکت ہے اسی سے تمہارے کاروباروں میں برکت پڑے گی۔ اگر ایمان حقیقی ہو تو کبھی انسان دنیاوی فائدے کی خاطر اپنے جمعوں کو قربان نہ کرے۔

پس آج بڑی تعداد میں لوگ جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہیں اس لئے میں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مرد اپنے جمعوں کی خاص طور پر حفاظت کریں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان ہونے والے گناہوں کی معافی کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ہونے والے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں سے معافی کے جو ذرائع بتائے ہیں وہ آپ ایک ترتیب سے بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے نماز پھر جمعہ پھر رمضان۔ پس اس ترتیب سے یہ غلط فہمی دور ہو جانی چاہئے کہ صرف سال کے بعد رمضان کی عبادتیں ہی گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں بلکہ یہ ترتیب اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ نمازوں کی پانچ وقت روزانہ ادائیگی اپنے حصار میں لئے ہوئے ساتویں دن جمعہ میں داخل کر کے جمعہ کی برکات سے حصہ دلائے گی اور سال بھر کے جمعے رمضان میں داخل کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فیض سے فیضیاب کریں گے۔ روزانہ کی پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گی کہ یہ تیرا بندہ تیرے خوف اور تیری محبت کی وجہ سے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے پانچ وقت تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ ہر جمعہ عرض کرے گا کہ تیرا یہ بندہ سات دن اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچاتے ہوئے جمعہ کے دن تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ رمضان کہے گا کہ اے خدا! یہ بندہ رمضان کا حق ادا کرنے کے بعد گناہوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں بجالاتے ہوئے اس رمضان میں اس امید پر داخل ہوا کہ اپنی رحمت بخشش اور آگ سے بچانے کے عشروں سے تو اسے بھی فیضیاب کرے گا۔

تو اللہ تعالیٰ جو بڑا رحیم و کریم ہے ان سے فیضیاب کرتے ہوئے انسان کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور شیطان کے حملوں سے اسے بچاتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس سوچ کے ساتھ اپنی نمازوں جمعوں اور اپنے روزوں کے حق ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے ہیں اور رمضان کے اس ماحول سے ہر لحاظ سے پاک ہو کر نکلنے والے ہیں۔ ایسی پاکیزگی جو ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنیوالا بناتی ہے۔

پھر رمضان میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے سننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ کم از کم قرآن کریم کا ایک دور مکمل کر لیں کیونکہ یہ سنت بھی ہے لیکن ساتھ ہی اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں نمازوں کے مختلف اوقات کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ یعنی فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دو یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم پڑھنا صرف خاص دنوں تک ہی مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ نمازوں کے ساتھ اسے بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر تلاوت کے ساتھ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے اس کا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی ہمیں پتا چلے اور اس زمانے میں تو خاص طور پر اسے باقاعدگی سے پڑھنے کی ضرورت ہے جب مسلمان کہلانے والے بھی اس کی تعلیم بھلا بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ کون ہے جو آسمان پر عزت پانا نہ چاہتا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ فرمایا نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو رمضان میں سے یہ عہد کرتے ہوئے نکلنا چاہئے کہ جو باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور جو باتیں ہمیں کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائیں ان کو ہم ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے ان کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم یہ کریں تبھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو رمضان میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے محترمہ مشتاق زہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مرحوم آف ربوہ اور مکرم عبدو بکر صاحب آف مصر کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 29 June 2017 Issue No. 26

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اپریل 2017ء

واقفاتِ نَو (لجنہ) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

واقفاتِ نَو کے سوالات اور حضور انور کے پُرحکمت جوابات، تقریب آمین

جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ، لوکل اور ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کے ساتھ میٹنگ

مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اسے بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم تفصیلی ہدایات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 23/اپریل 2017 کی مصروفیات

(حصہ دوم)

واقفاتِ نَو کی کلاس

بعدازاں پروگرام کے مطابق واقفاتِ نَو (لجنہ) کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ تنزیلہ خالد صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ نبیلہ احمد صاحبہ نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ ملیحہ ناصر صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا عربی متن پیش کیا اور عزیزہ وجیہہ نازش صاحبہ نے اس حدیث کا درج ذیل ترجمہ پیش کیا: ’’حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو (کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت) بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے (کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسنِ نیّت ہے)۔ (مسلم کتاب البرّ و الصلۃ باب تحریم ظلم المسلم وخذّہ)

اسکے بعد عزیزہ طاہرہ احمد صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول وفعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو۔ وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے، محض زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے، وہ پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی، ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے، یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 8)

بعدازاں عزیزہ ثمینہ ظفر صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام

عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

میں سے منتخبہ اشعار پیش کئے۔

اس کے بعد عزیزہ عفیفہ احمد، عزیزہ سعدیہ نصیر، عزیزہ صدف نفیس اور عزیزہ منصورہ حنا نے ’’واقفات نَو کی ذمّہ داریاں‘‘ کے عنوان پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات پیش کیں۔ عزیزہ منصورہ حنا کی تقریر کا متن درج ذیل ہے:

واقفاتِ نَو کی ذمہ داریاں

سیدی پیارے آقا ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز! خدا تعالیٰ کے فضل سے آج اس کلاس میں ایسی واقفات نَو کو شمولیت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے جو کہ اپنی تعلیم مکمل ہونے کے بعد دوبارہ تجدیدِ وقف کر کے اس بات کا عہد کر چکی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے ہمیشہ پیش پیش رہیں گی۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے والدین نے ہمیں دین کی خدمت کیلئے پیش کیا اور ہماری تربیت اس رنگ میں کی کہ آج ہم خلیفۂ وقت کی خدمت اقدس میں اپنے آپ کو پیش کر رہی ہیں۔ پیارے آقا سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری اور ہمارے والدین کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ہمیں اعلیٰ خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

میری واقفاتِ نَو بہنو! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں بچپن سے ہی خلفائے وقت کی رہنمائی میں پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ پیارے آقا نے عمر کے ہر موڑ پر ہماری تربیت اور رہنمائی فرمائی۔ جیسا کہ 2012ء کے سالانہ اجتماع یوکے کے موقع پر آپ نے فرمایا: ’’آپ میں سے بہت ساری واقفات نَو بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں اور اس طرح خود اس عہد کو جاری رکھنے کا عہد کیا ہے جو آپ کے والدین نے آپ کی ولادت سے پہلے کیا تھا۔ آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفۂ نَو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرز عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ ...... ہر مومن عورت کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس کا قرب چاہتی ہے تو وہ اپنی عصمت اور عزت کی حفاظت کرے۔ بہرحال ہر واقفۂ نَو ایک مثال ہے اور دوسری لڑکیوں کے لئے پیروی کرنے کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔ اور انہیں چاہئے کہ وہ دوسروں کو حیا، عصمت اور عزت کرنے میں رہنمائی کریں۔ ...... حضرت مریمؑ کی ایک دوسری بڑی خوبی جو کہ قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ صدیقہ تھیں۔ صدیقہ سچ بولنے والی عورت کو کہتے ہیں۔ ...... اب آپ نے خود اس عہد کی تجدید کی ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اسے ہمیشہ سچائی اور ایمانداری کے راستے پر چلتے ہوئے پورا کرنا چاہئے۔ آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خدا تعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور پر سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفۂ نَو ہیں۔ جو بھی ہو آپ سچ بولنے والی کی حیثیت سے پہچانی جائیں۔ جب آپ یہ اعلیٰ معیار حاصل کر لیں گی صرف تب آپ اپنا وہ عہد پورا کرنے والی ہوں گی جو کہ آپ نے خلیفۂ وقت سے باندھا ہے۔ ...... آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کافی نہیں کہ آپ کا کردار ایسا ہو کہ دوسرے آپ پر الزام نہ لگا سکیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کو ایسے اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں کہ آپ کا طرز عمل دوسروں کے لئے ایک خوبصورت قابل تقلید مثال بن جائے۔

اس لئے اپنی عبادت کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اپنی سچائی کے اعتبار سے آپ کو سب کے لئے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر اپنے توکّل کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اور اپنی پاکبازی اور عفت کے اعتبار سے آپ ہر ایک کے لئے ایک رول ماڈل ہوں۔ اسی طرح آپ کو بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے والی مصروفیات سے دُور رہنے میں ایک مثال قائم کرنی چاہئے۔ اور ان سے کسی بھی طرح متأثر نہ ہوں۔ اور آپ کا کسی بھی ناپسندیدہ فیشن اور رواج کی طرف رجحان نہیں ہونا چاہئے۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکیوں کو فیشن کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے فیشن کے لئے بعض پروگرام ہونے چاہئیں لیکن آپ کو ان سے دُور رہنا چاہئے۔

جب آپ ان تمام خوبیوں کو اپنا لیں گی تو آپ صرف ایک ایسا وجود نہیں ہوں گی جس کے اخلاق اعلیٰ معیار کے ہوں گے بلکہ آپ آئندہ نسلوں کے اخلاق اور تقویٰ کی ضامن ہوں گی۔ اسی لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھیں اور ان تمام چیزوں سے دُور رہیں جو اُسے پسند نہیں۔

ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھیں اور اس کی حفاظت اور استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ آپ جمعہ کے خطبوں کو غور سے سنا کریں اور خلیفۂ وقت کی دوسری تقریروں کو بھی۔ اور ان پر ہر ممکن عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(واقفین نَو کی تعلیم وتربیت، صفحہ 163 تا 168)

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفاتِ نَو (لجنہ) کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

واقفاتِ نَو کے ساتھ مجلس سوال وجواب

☆ اسکے بعد ایک واقفۂ نَو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ اُن کی والدہ کینسر کی مریضہ ہیں اور وہ دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ بعض بچوں یا لوگوں کا نام ’محمدؐ‘ ہوتا ہے اور لوگ نام پکار کر گالی دیتے ہیں اور پھر ساتھ ہی عادت کی وجہ سے ’صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم‘ بھی کہہ دیتے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نام تو ’محمدؐ‘ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ محمد احمد ہے یا غلام محمد ہے یا اس طرح کے نام رکھے جاتے ہیں۔ اگر کسی کا نام محمد ہے تو وہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہرحال نہیں ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے تو غلط کہتا ہے۔ اگر آپ نے کوئی ایسا واقعہ دیکھا ہے تو آپ کو چاہئے کہ فوراً اُس کی اصلاح کرتیں۔ واقفینِ نَو کا یہ بھی کام ہے کہ اصلاح کریں۔ بے شک کوئی دوسرا آپ کو جتنا بھی برا بھلا کہے۔ حق کے لئے آپ کو مار بھی کھانی پڑے تو کھا لیا کریں۔

باقی رپورٹ صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad